بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا دینی، اِصلاحی، تبلیغی اور تحقیقی رِسالہ

ماہِ رجب و شعبان میں یہ دعا پڑھیے!

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ

اے اللہ! ہمارے لیے ماہِ رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما دیجیے! اور ہمیں ماہِ رمضان تک پہنچا دیجیے!

مسند احمد، رقم الحدیث: 2346، ضعیف

233

ماہنامہ علم و عمل لاہور

شعبان ۱۴۴۴ھ / مارچ 2023ء

ذرا مجھے بھی سمجھا دیجیے! اداریہ

ہر نیکی کا مقصد اللہ تعالیٰ ہوں 9

ہم ماہِ رمضان کا استقبال کیسے کریں؟ 12

لاپرواہ ماں اور مصروف ترین باپ 14

ان دعاؤں کو کثرت سے مانگا کیجیے! 17+18

توحید کی اہمیت 19

حسنِ خاتمہ سے کیا مراد ہے؟ 24

ماہِ صبر اور ثمراتِ صبر 25+26

آخرت میں اپنے کردار کا تحفظ بھی ہم نے ابھی کرنا ہے اِن شاء اللہ تعالیٰ 29

سلام کو عام کیجیے! 33

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجیے اور دوسروں کو لگوا دیجیے، یا بتا دیجیے تاکہ وہ اس دینی علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذرا مجھے بھی سمجھا دیجیے!

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

99 کھرب ڈالر کا نقصان جان بوجھ کر کرنا کوئی عقل مندی نہیں ہے، ہمیں روزانہ 24 گھنٹے دیئے جاتے ہیں۔
ہر گھنٹہ میں 99 کھرب ڈالر سے بھی زیادہ (آخرت کی) کمائی کی جاسکتی ہے۔ گناہوں سے بچ کر، نیکی کر کے، فرائض، واجبات اور سنتوں پر عمل کر کے۔
لیکن ہم ضائع کرنے کے عادی ہوتے جارہے ہیں۔
99 کھرب ڈالر تو بہت کم رقم لکھی ہے، وہ بھی صرف سمجھنے اور سمجھانے کے لیے لکھی ہے۔ ہم وقت ضائع کر کے یا اپنے وقت کو گناہ میں لگا کر اِس سے کہیں زیادہ رقم اپنی جلا دیتے ہیں اور ضائع کر دیتے ہیں۔
ہر گھنٹہ میں اتنی رقم بلکہ اِس سے کہیں زیادہ ہم آخرت کی کمائی کر سکتے ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ ہم آخرت اور نیکی کے کام کو پیسے، مال اور قیمتی چیز سمجھتے ہی نہیں۔
حالاں کہ حدیث شریف میں ہے حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْھَا

(صحیح مسلم، باب فضل رکعتی الفجر، رقم الحدیث:725)

ترجمہ: فجر کی (صرف) دو رکعتیں (سنتیں) پوری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہیں۔
برابر نہیں فرمایا، بہتر فرمایا ہے۔ سمجھ داروں کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ یہ تو اِتنا واضح ارشاد ہے، مزید وضاحت یہ ہے کہ دُنیا میں 99 کھرب ڈالر بھی ہوتے ہیں اور ہیرے جواہرات، سونا چاندی اور جو کچھ ذخیرۂ ارض ہے۔ عمارتیں، کوٹھیاں، باغات، پلاٹ اور دیگر سکّے وغیرہ۔ یہ سب کمائی کتنے منٹ کی ہے؟ تقریباً تین منٹ میں عام بندہ فجر کی دو سنتیں پڑھ لیتا ہے۔ اِن فجر کی دو سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۃ الکٰفرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اِخلاص (یہ سورتیں پڑھنا) مسنون ہے۔

(صحیح مسلم، باب فضل رکعتی الفجر، رقم الحدیث:726)

اب بتائیے! تین منٹ میں 99 کھرب ڈالر سے زائد کی کمائی سامنے آ گئی یہ تو صرف سمجھانے کے لیے لکھ دیا گیا ہے ورنہ کمائی کہیں زیادہ ہے۔
اب میرے اِس مضمون کے شروع کے جملوں کی سمجھ آ گئی ہوگی، اب بتائیے! کون اپنا اِتنا نقصان برداشت کرتا ہے۔ ہمارے تو سیانے تاجر ذرا نفع کم ہو جائے تو بڑا نقصان شمار کرتے ہیں، پیسے بڑے ناپ تول کر استعمال کرتے ہیں۔ تو آخرت کی کمائی میں فی گھنٹہ بلکہ فی منٹ اربوں، کھربوں کا نقصان کہاں کی عقل مندی ہے۔ ذرا مجھے بھی سمجھا دیجیے!!!
میں دُنیا کمانے سے روکنے کی طرف مائل نہیں کر رہا بلکہ آخرت کے اس نقصان کی طرف نشان دہی کر رہا ہوں جو ہم اپنی آخرت کا نقصان اپنے ہاتھوں سے کر رہے ہیں، یہ کسی کے لیے نہیں ہمارے اپنے لیے لمحہ فکریہ اور ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں جتنا رہنا ہے اُس کے مطابق اُس کی کمائی دُنیا ہی میں کر لینے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین یارب العٰلمین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا حکیم الامت مجدد الملت شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ | مسیح الامت حضرت مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ | عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ | شیخ المشائخ الحاج محمد عشرت علی خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ برکتِ چہار سلسلہ: چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ

با برکتِ دعا
شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور رحمہ اللہ تعالیٰ
بانی جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث دارالعلوم کراچی

مدیر
محمد عتیق الرحمن
مہتمم و ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مولانا عبدالرحیم
نائب ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
0321-4200041

دینِ حق کا ترجمان

ماہ نامہ علم و عمل لاہور

233

جلد نمبر: 21

شمارہ نمبر: 05

شعبان ۱۴۴۴ھ / مارچ 2023ء MONTHLY ILM-O-AMAL

آپ اپنے رسالہ ماہ نامہ "علم و عمل" لاہور جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھئے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کو بتا دیجئے یا لگوا دیجئے

مشیران گرامی

- مفتی محمد حسن صاحب استاذ الحدیث، جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- مولانا عبدالرحمن صاحب مدرس: جامعہ اشرفیہ لاہور
- قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر: ماہ نامہ "محاسن اسلام"، ملتان
- مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- مولانا محمد طیب الیاس صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

قیمت فی شمارہ.... 30 روپے

قیمت سالانہ...... (مع ڈاک خرچ) 300 روپے۔

پاکستان سے باہر کی ڈاک کے لئے سالانہ رقم: 3000 روپے۔

رقم منی آرڈر یا دستی بھیجئے۔ رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

سرکولیشن مینیجر	مولانا زین العابدین صاحب، فون:	0331-4546365
معاون مدیر	مولانا محمد نوید جاوید صاحب، فون:	0302-4143044
مسئول عمومی لاہور	مولانا محمد سرور صاحب، فون:	0322-8405054

مدیر ماہ نامہ علم و عمل نے ایشین پرنٹرز سے شائع کروایا

یہ رسالہ کسی کو ہدیہ دینے کے لئے یہاں آپ اپنی مہر یا نام لکھ سکتے ہیں

فہرست مضامین

ذرا مجھے بھی سمجھا دیجیے!	1
سب ٹائٹل	2
یہودیوں کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش	4
قرآن کریم کے اوصافِ جمیلہ	5
غیر ضروری سوالات سے پرہیز کیجیے!	6
سلامتی والا اور رُجوع ہونے والا دِل	7
مسافرینِ حج و عمرہ کو نصیحت	8
ہر نیکی کا مقصد اللہ تعالیٰ ہوں	9+10
سکون واطمینان کی 5 چیزیں از قرآن کریم	11
ہم ماہِ رمضان کا استقبال کیسے کریں؟	12
// // //	13
لاپرواہ ماں اور مصروف ترین باپ	14
زکوٰۃ کے علاوہ بھی مالی حق ہے	15
خوفِ خدا کے درجات	16
ان دعاؤں کو کثرت سے مانگا کیجیے!	17+18
توحید کی اہمیت	19
عقل اور شریعت میں کون خیر خواہ ہے؟	20
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ایمان افروز واقعات	21
زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے بچیے!	22
روزہ سے متعلق مسائل	23
حسنِ خاتمہ سے کیا مراد ہے؟	24
ماہِ صبر اور ثمراتِ صبر	25+26
فحش گوئی اور اُس کے نقصانات	27
قطع رحمی کے بُرے اثرات	28
آخرت میں اپنے کردار کا تحفظ بھی ہم نے ابھی کرنا ہے اِن شاءاللہ تعالیٰ	29
بلیک میل کرنا بدترین گناہ ہے	30
سب سے پہلا اور آخری فتنہ	31
حالاتِ حاضرہ سے متعلق چند اشعار	32
سلام کو عام کیجیے!	33
جامعہ کے شب و روز	34

15 شعبان نظرِ کرم اور مغفرت سے محروم لوگ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات میں اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرما کر سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں، سوائے درجِ ذیل افراد کے.......

1. شرک وکفر کرنے والا۔
2. ناحق قتل کرنے والا۔
3. دل میں کینہ وبُغض رکھنے والا۔
4. بدکاری کرنے والے (مرد وعورت)۔
5. قطع تعلقی اور رشتہ توڑنے والا۔
6. شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔
7. والدین کا نافرمان۔
8. شراب پینے والا۔

(ماخوذ از: سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1390، اسنادہ حسن۔ مسند احمد، رقم الحدیث: 6642، اسنادہ صحیح)

الحدیث: ترجمہ "لاالٰہ الا اللہ" اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت والا قیمتی کلمہ ہے۔ (مجمع الزوائد 174/1 رجالہ ثقات)

یہودیوں کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿67﴾

ترجمہ: ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی، نہ عیسائی بلکہ وہ تو سیدھے سیدھے مسلمان تھے، اور شرک کرنے والوں میں کبھی شامل نہیں ہوئے۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿68﴾

ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام کے سب سے زیادہ حق دار وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی، نیز یہ نبی (آخر الزماں ﷺ) اور وہ لوگ ہیں جو (ان پر) ایمان لائے ہیں، اور اللہ تعالیٰ مؤمنوں کا کارساز ہے۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿69﴾

ترجمہ: (مسلمانو!) اہلِ کتاب کا ایک گروہ یہ چاہتا ہے کہ تم لوگوں کو گمراہ کردے، حالاں کہ وہ اپنے سوا کسی اور کو گمراہ نہیں کررہا ہے، اگرچہ انہیں اس کا احساس نہیں ہے۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿70﴾

ترجمہ: اے اہلِ کتاب! اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو؟ حالاں کہ تم خود (ان کے من جانب اللہ ہونے کے) گواہ ہو۔

تفسیر: یہاں آیتوں سے مراد تورات اور اِنجیل کی وہ آیتیں ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر دی گئی تھی، اور مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تم تورات اور اِنجیل کے مِن جانب اللہ ہونے کی گواہی دیتے ہو اور دوسری طرف ان پیشینگوئیوں کے مصداق یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رسالت کا اِنکار کرتے ہو جو بالواسطہ ان آیتوں کا اِنکار ہے۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿71﴾

ترجمہ: اے اہلِ کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں گڈمڈ کرتے ہو اور کیوں جان بوجھ کر حق بات کو چھپاتے ہو

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿72﴾

ترجمہ: اہلِ کتاب کے ایک گروہ نے (ایک دوسرے سے) کہا ہے کہ جو کلام مسلمانوں پر نازل کیا گیا ہے، اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آؤ، اور دن کے آخری حصے میں اس سے انکار کردینا، شاید اس طرح مسلمان (بھی اپنے دین سے) پھر جائیں۔

تفسیر: بعض یہودیوں نے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے یہ اسکیم بنائی تھی کہ ان میں سے کچھ لوگ صبح کے وقت اسلام لانے کا اعلان کردیں اور پھر شام کو یہ کہہ کر اسلام سے پھر جائیں کہ ہم نے حضرت محمد (ﷺ) کو بہت قریب سے دیکھ لیا ہے، آپ وہ پیغمبر نہیں ہیں جن کی خبر تورات میں دی گئی تھی، ان کا خیال تھا کہ اس طرح کچھ مسلمان یہ سوچ کر اسلام سے برگشتہ ہوسکتے ہیں کہ یہ لوگ جو تورات کے عالم ہیں جب اسلام میں داخل ہونے کے بعد بھی اس نتیجے پر پہنچے ہیں تو ان کی بات میں ضرور وزن ہوگا۔

قرآن کریم کے اوصافِ جمیلہ

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

حارث اَعور رحمہ اللہ تعالیٰ (تابعی) کہتے ہیں: میرا گزر ہوا (کوفہ کی) مسجد میں، میں نے دیکھا کہ لوگ اِدھر اُدھر کی بے کار باتوں میں مشغول ہیں، یہ منظر دیکھ کر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ لوگ اِدھر اُدھر کی بے کار باتوں میں مشغول ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کیا واقعی لوگ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: مگر میں نے تو جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے: (لوگو) سنو! عن قریب ایک بڑا فتنہ آنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اِس فتنہ سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب (فتنہ سے بچا سکتی ہے)، اِس لیے کہ اِس میں تم سے پہلے لوگوں کے (سبق آموز) واقعات ہیں اور آئندہ پیش آنے والے اُمور کی خبریں ہیں، اور تمہارے آپس کے اختلاف کا حل اور فیصلہ ہے، وہ (یعنی قرآن کریم) حق و باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کرنے والا ہے، وہ کوئی مذاق نہیں ہے (بلکہ وہ سب حق ہے)، جس نے اسے سرکشی کرتے ہوئے چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اُسے توڑ دے گا (یعنی ہلاک کر دے گا، یہ وعید اُس شخص کے لیے ہے جو قرآن کریم پر ایمان نہ لائے)، اور جو شخص قرآن پاک سے ہٹ کر ہدایت کو تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو گم راہ کر دے گا۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی ایک مستحکم اور مضبوط رسی ہے وہ حکمتوں سے بھرا نصیحت نامہ ہے، اور وہی صراطِ مستقیم ہے۔ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس سے خیالات میں کجی نہیں آتی (گم راہ اور فاسد عقیدے کے لوگ جو قرآن سے استدلال کرتے ہیں اور اِس کے باوجود وہ گم راہ ہیں، درحقیقت وہ قرآن کریم کو اپنے غلط خیالات کے تابع بناتے ہیں، البتہ اہلِ حق اپنے خیالات کو قرآن کریم کے تابع بناتے ہیں)، اور (اِس کی قراءت میں) زبانوں کو دشواری نہیں ہوتی (عربی زبان سے نابلد لوگ بھی بآسانی قرآن کریم کی تلاوت کر لیتے ہیں)، اور علماء کو اس سے سیری نہیں ہوتی (خواہ کتنا ہی اِس کو پڑھیں اور اِس میں غور و فکر کریں)، اور یہ قرآن کریم کثرتِ تکرار سے پرانا نہیں ہوتا (کہ پڑھنے یا سننے سے جی اُکتا نے لگے)، اور اِس کے عجائبات (حیرت انگیز مضامین اور اَسرار و حِکَم) بھی ختم ہونے والے نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی شان یہ ہے کہ اِسے سن کر جن بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکے: ﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا o یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ﴾ (سورۃ الجن: آیت: 2-1)

ترجمہ: ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے، جو راہِ راست کی طرف راہ نمائی کرتا ہے، اِس لیے ہم اُس پر ایمان لے آئے۔''

اور جس نے قرآن کے موافق کوئی بات کہی تو سچی بات کہی، اور جس نے قرآن کے... (**بقیہ**، ص 10 پر)

القرآن الکریم: ترجمہ، (آخرت میں) سرکشوں کے لیے بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ ص، آیت: 55)

غیرضروری سوالات سے پرہیز کیجیے!

انتخاب: مولانا عبد الرحمٰن صاحب ابن حضرت صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

کثرتِ سوال کا نتیجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک کسی خاص مسئلے کے بارے میں کوئی خاص بات نہ بتاؤں، اس وقت تک تم مجھے چھوڑے رکھو اور مجھ سے سوال نہ کرو (یعنی جس کام کے بارے میں میں نے نہیں کہا کہ یہ کرنا فرض ہے یا یہ کام کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ اس کام کے بارے میں بلاوجہ اور بلاضرورت سوال کرنے کی ضرورت نہیں) اس لیے کہ تم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی جو امتیں ہلاک ہوئیں، ان کی ہلاکت کا ایک سبب ان کا کثرت سے سوال کرنا بھی تھا، اور دوسرا سبب اپنے انبیاء کرام کے بتائے ہوئے احکام کی خلاف ورزی تھی، لہٰذا جب میں تم کو کسی چیز سے روکوں تو تم اس سے رک جاؤ۔ اس میں قیل وقال اور چوں چرا نہ کرو، اور جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں تو اس کو اپنی گنجائش کے مطابق بجالاؤ۔ (صحیح مسلم: 1337)

کس قسم کے سوالات سے پرہیز کیا جائے

اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سوال کی کثرت کی مذمت بیان فرمائی ہے، لیکن بعض دوسری احادیث میں سوال کرنے کی فضیلت بھی آئی ہے۔ چناں چہ ایک حدیث شریف میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: پیاسے کی تشفی سوال سے ہوتی ہے۔

(ابن ماجہ: 572 اسنادہ حسن)

دونوں قسم کی احادیث اپنی اپنی جگہ درست ہیں، دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ جس معاملہ میں خود انسان کو حکم شرعی معلوم کرنے کی ضرورت پیش آئے کہ یہ معاملہ جو میں کر رہا ہوں، شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ ایسے موقع پر سوال نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ ضروری ہے لیکن اگر سوالات کرنے کا منشاء محض وقت گزاری ہے یا اس سوال کا اس کی ذات سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس لیے کہ وہ مسئلہ اس کو پیش نہیں آیا یا وہ ایسا مسئلہ ہے جس کی دین میں کوئی اہمیت نہیں اور عملی زندگی سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ قبر میں اس کے بارے میں سوال ہوگا اور نہ آخرت میں سوال ہوگا اور اس کے معلوم نہ ہونے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے، تو ایسے مسائل کے بارے میں سوال کرنے کی اس حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

ایک بے فائدہ وفضول سوال مثلاً ایک صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے جو دو بیٹے تھے، ہابیل اور قابیل ان دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی، جس کے نتیجہ میں قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا اس لڑائی کا سبب ایک لڑکی تھی، اس لڑکی کا نام کیا تھا؟ اب بتائیے کہ اگر اس لڑکی کا نام معلوم ہو جائے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ لہٰذا اس قسم کے مسائل جن کا قبر میں، حشر میں، آخرت میں بھی واسطہ پیش نہیں آئے گا ان کے بارے میں سوال کرنا درست نہیں۔

(از افادات: مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، اصلاحی خطبات 294/7)

سلامتی والا اور رُجوع ہونے والا دِل

ابو ناجیہ لاہور

دِل انسان کے جسم کا ایک اہم عضو ہے، انسانی جسم میں دل مرکزی حیثیت رکھتا ہے، جسم کی صحت و بگاڑ دِل کے تندرست و بیمار ہونے سے ہے۔

دِل کی صحت و فساد کا اثر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوگا سارا بدن درست ہوگا، اور جہاں دِل بگڑا سارا بدن بگڑ گیا، سن لو! وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبراء لدینہ: 52)

مطلب یہ ھے کہ جب دِل میں نورِ ایمان اور یقین کی قوت پیدا ہو جاتی ہے تو انسان کے تمام اَعمال، اَخلاق اور اَحوال درست ہونے لگتے ہیں، لیکن جب دِل میں کفر اور شک کے اندھیرے ہوں تو انسان کے اَعمال، اَخلاق اور اَحوال بگڑ جاتے ہیں۔

انسانی جسم میں دل بادشاہ کی طرح اور دیگر اعضاء اُس کی رعایا کی طرح ہیں، اور ظاہر ہے کہ رعایا اپنے بادشاہ کے تابع ہوتی ہے، اِس لیے دِل میں اگر خیر و بھلائی کے آثار ہوں گے تو اعضاء سے بھی خیر و بھلائی صادر ہوگی، اور اگر دِل میں خیر و بھلائی کی جگہ بدی و سرکشی کے آثار ہوں گے تو اعضاء سے بھی بدی اور سرکشی کا ظہور ہوگا، کیوں کہ کہا گیا ہے:

''برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اُس میں موجود ہوتا ہے''۔

دِل کا مرتبہ اور شان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتے ہیں، نہ تمہاری صورتوں کو، لیکن وہ تو تمہارے دِلوں کو دیکھتے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم ظلم المسلم: 2564)

مطلب یہ ہے کہ احکامِ الٰہیہ کی پابندی اور عبادت گزاری اُسی وقت کارآمد اور نجات کا باعث ہو سکتی ہے جب کہ اُس کے ساتھ اِخلاص اور نیک نیتی بھی ہو، ورنہ دِکھلاوے یا شہرت یا کسی بھی اور غرض کے لیے کی ہوئی عبادت و طاعت قبول نہیں ہوتی۔

رجوع ہونے والا دِل اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

''اور پرہیز گاروں کے لیے جنت اتنی قریب کر دی جائے گی کہ کچھ بھی دور نہیں رہے گی (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر اُس شخص کے لیے ہے جو اللہ سے خوب لو لگائے ہوئے ہو (اور) اپنی نگرانی رکھنے والا ہو۔ جو خدائے رحمٰن سے اُسے دیکھے بغیر ڈرتا ہو، اور اللہ کی طرف رجوع ہونے والا دِل لے کر آئے۔'' (سورۃ ق، آیت: 31-33)

مطلب یہ ھے کہ جن لوگوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا اور گناہوں سے محفوظ ہو کر اُس کی طرف رجوع کیا، اور بن دیکھے اُس کے قہر و جلال سے ڈرے اور ایک پاک و صاف رجوع ہونے والا دِل لے کر حاضر ہوئے، جنت کا وعدہ ایسے لوگوں سے کیا گیا تھا کہ وقت آ گیا ہے کہ سلامتی..... (**بقیہ** ص: 10 پر)

مسافرینِ حج وعمرہ کو نصیحت

مفتی محمد حسن صاحب
دامت برکاتہم

(اللہ تعالیٰ ہم سب کو حج پر لے جائیں، آمین) ایک صاحب حج پر جانے لگے، پوچھا کوئی نصیحت؟ تو ایک بھائی کہنے لگے: وہاں جانا ہے تو ایک آنکھ بند رکھنی ہے اور ایک آنکھ کھلی رکھنی ہے۔ عیب والی آنکھ بند رکھنی ہے اور خوبیوں والی آنکھ کھلی رکھنی ہے۔ کوئی ایسی ویسی بات نظر آجائے تو سوائے خیر کے کوئی جملہ زبان سے نہ نکلے

مکہ مکرمہ کے نوجوان کا جذبۂ خدمت

کراچی کے ہمارے ایک بھائی ہیں مولنا طلحہ صاحب ان کے والد صاحب نے حج وعمرہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی اس میں ایک جگہ لکھا: اللہ تعالیٰ نے جنت کا ایک طبقہ مکہ مکرمہ کے آوارہ نوجوانوں کے لیے رکھا ہے۔ وہ بیچارے نوجوان جو حج کے دنوں میں اپنی گاڑیوں میں بٹھا کر حاجیوں کو لے جانے اور لانے کا کام سرانجام دیتے ہیں، لکھا ہوتا ہے: شبّانُ مَكّةَ فِي خِدمَتِک (ترجمہ: مکہ کے نوجوان آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں)۔ اگر وہ بھی طواف میں لگ جائیں تو خدمت کون کرے گا؟ بس خدمت بڑی چیز ہے۔

میں کوشش کرتا ہوں وہاں رہتے ہوئے وہاں کی کسی چیز کے بارے میں کوئی ایسی ویسی بات زبان سے نہ نکلے۔ اگر کوئی مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ والوں کے بارے میں ایسی بات کرے بھی تو منع کر دیتا ہوں۔ بہت اونچی جگہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا عجیب نزول ہو رہا ہوتا ہے وہاں۔

دُور رہ کر بھی قریب

ہر مسلمان کے دل میں حرمین شریفین کی حاضری کی تڑپ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ سب کو لے جائیں آمین۔ لیکن اگر حالات نہ بھی بنیں تو گھبرائیں نہیں۔

ایک مرتبہ ہمارے استاذ مولنا عبدالقادر صاحب مدظلہ (جو بڑے اللہ والے ہیں اُن کا اکثر وقت مواجہ شریف کے قریب ہی گزرتا تھا) فرمانے لگے: آدمی دنیا کے کسی کونے میں بھی ہو، مشرق میں ہو یا مغرب میں اگر وہ دین پر عمل کر رہا ہے، اتباعِ سنت کے مطابق زندگی گزار رہا ہے تو اُس کی دوری، حضوری سے کم نہیں۔ وہ دُور رہ کر بھی مدینہ منورہ میں ہے۔

جمعرات اور پیر کو اُمت کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہوتے ہیں (بعض کے تفصیلی اور بعض کے اجمالی)۔ (جامع الصغیر، رقم الحدیث: 3316 اسنادہ حسن)

ہمیشہ کا دیدارِ نبوی ﷺ اتباعِ سنت میں ہے

بعض ساتھی پوچھتے ہیں خواب میں زیارتِ نبوی ﷺ کے لیے وظیفہ بتلا دیں۔ ایک تو وہی مشہور ہے کہ درود شریف کی کثرت کریں۔ لیکن اصل ہمیشہ کا دیدار ہے وہ اللہ ربّ العزت نے اتباعِ سنت میں چھپا رکھا ہے اصل چیز اتباعِ سنت اور اتباعِ شریعت ہے۔ وہ نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا انعام ہی انعام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حرمین شریفین کا اِحترام اور
بار بار مقبول حاضری نصیب فرمائیں آمین

القرآن الکریم: ترجمہ، جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا ہوگا۔ (سورۃ الاحزاب: 36)

ہر نیکی کا مقصد اللہ تعالیٰ ہوں

اخذ و ترتیب
مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب لاہور

اپنی شہرت کے لئے کام نہیں کرنا چاہئے

ہمارا ہر کام اخلاص کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اس میں شہرت کی، نام ہونے کی نیت ہرگز نہیں ہونی چاہئے، پھر آگے حق تعالیٰ کی مرضی ہے وہ اس کام سے شہرت بھی عطا فرما دیں۔ پھر وہ شہرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ بندہ خود نیت کرے کہ میں دنیا میں مشہور ہو جاؤں، لوگ مجھے بڑا سمجھیں یہ غلط ہے۔ ہر نیک کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہونی چاہئے وہ مل جائیں تو سب کچھ مل گیا۔ وہ نہیں ملے تو کچھ بھی نہیں ملا۔

سب پایا اَن پایا تیرا
جے تو اِک نہ پایا

ایک لونڈی کی عقل مندی

ایک بادشاہ نے بہت سی چیزیں ہیرے جواہرات، قیمتی موتی وغیرہ رکھ کر پھیلا دیے کہ جو اٹھالے اسی کا ہوگیا۔ کسی نے کچھ اٹھالیا کسی نے کچھ۔ ایک لونڈی نے انگلی بادشاہ پر رکھ دی کہ جب مجھے بادشاہ مل جائیں گے تو سب کچھ مل جائے گا۔ اس لئے جس کو اللہ تعالیٰ مل گئے اس کو سب کچھ مل گیا۔ ان کی رضا مقصود ہونی چاہئے۔

ایک بزرگ کی محبت کا واقعہ

ایک بزرگ کی موت کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آٹھوں جنت دکھا دیں کہ جس میں چاہو چلے جاؤ! انہوں نے ایک شعر پڑھا جس کا حاصل یہ تھا کہ یا اللہ! میں تو ساری عمر تڑپتا رہا کہ کب موت آئے اور کب اللہ تعالیٰ کی زیارت ہو، اب موت کا وقت آیا ہے، تو آپ مجھے جنت دکھاتے ہیں، اپنی زیارت کیوں نہیں کرواتے؟ چناں چہ پھر ان کی جان نکل رہی تھی اور ساتھ اللہ تعالیٰ کی زیارت بھی ہو رہی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت بہت بڑی نعمت ہے

آخرت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت بہت بڑی نعمت ہوگی اور اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی نعمت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب نعمتوں کے بعد فرمائیں گے کہ اب میں تمھیں ایسی نعمت دیتا ہوں جو پہلی سب نعمتوں سے اونچی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اب میں تم سے راضی رہوں گا کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ یہ سب نعمتوں سے اونچی نعمت ہوگی۔

مسلمان کی شان

زندہ کنی عطائے تو ور بکشی فدائے تو
دل شدہ مبتلائے تو ہر چہ کنی رضائے تو

یعنی مسلمان کی شان یہ ہونی چاہئے کہ ہر حال میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے راضی رہتا ہے گویا یہ کہتا ہے کہ یا اللہ! آپ زندہ کریں تو آپ کی مہربانی ہے، آپ موت دے دیں تو ہم آپ پر فدا ہیں۔ دل میں آپ کی محبت ہے، جو بھی آپ کریں ہم اس پر راضی ہیں۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر، فعل پر راضی ہی راضی

رہتا ہے، کسی کام پر اس کو اعتراض نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کریں وہ بالکل ٹھیک سمجھتا ہے کیوں کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اس لئے جو بھی کہیں، کریں بالکل ٹھیک فرمایا۔

مسلمان گناہ نہیں کرسکتا اس لئے مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ کسی وقت گناہ نہیں کرسکتا۔ اس کا مقصد نیکی ہی نیکی ہے۔ گناہ مسلمان کے ارادے سے خارج ہے۔ کوئی گناہ نہیں ہونا چاہئے، صرف نیکی ہونی چاہئے۔ نیکی کمانے کے لئے ہم دنیا میں آئے ہیں، ہمارا مقصد حیات نیکی ہے، گناہ کے قریب بھی ہم نہ جائیں۔ تاکہ جب ہم قبر میں جائیں تو ہمارے پاس نیکیاں ہی نیکیاں ہوں، گناہ کوئی نہ ہو۔ گناہ اگر ہوجائے تو فوراً توبہ کریں کیوں کہ توبہ سے وہ گناہ نامہ اعمال سے مٹا دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے زندگی گزارے گا تو زندگی کامیاب ہے۔ اگر اس میں کمی ہوگی تو زندگی ناکام ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اللہ تعالیٰ کی رحمت کی حد دیکھیں کہ کسی کی ذرا سی نیکی دیکھیں تو اس کو نواز دیتے ہیں۔ ایک کافر ''یا صنم یا صنم'' کہہ کر اپنے بت کو پکارتا تھا، ایک دفعہ اس کی زبان سے بھولے سے نکلا ''یا صمد!'' تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جواب دیا: **لَبَّیْکَ یَا عَبۡدِیۡ** یعنی میں موجود ہوں کہو کیا ہوا؟ اس نے اپنے بت کو پھینکا اور مسلمان ہوگیا۔ ایسے وہ رحیم و کریم ہیں۔ بھولے سے نکلا یا صمد تو اس کو جواب دے دیا۔ سو بار بھی توبہ کر کے توڑ دے اور پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ وہ توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں۔

دین کی محبت کا مدار اللہ تعالیٰ کی محبت پر ہے:

دین کا مدار ہی اللہ تعالیٰ کی محبت پر ہے۔ دین کی تمام شاخیں اللہ تعالیٰ کی محبت ہی کی شاخیں ہیں، ان سے محبت ہے، تو دین کا ظاہری حصہ بھی ٹھیک اور باطنی حصہ بھی ٹھیک ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (سورۃ البقرۃ، آیت:165)

یعنی جو مؤمن ہیں ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ محبت ہے۔ تو دین کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی محبت پر ہے۔ یہ محبت حاصل نہ ہوئی تو کچھ بھی نہیں ملا۔

(**بقیہ**، ص 5 کا)...مطابق عمل کیا وہ اجر وثواب کا حق دار ہوا، اور جس نے قرآن کے مطابق فیصلہ کیا اُس نے انصاف کیا، اور جس نے قرآن کریم کی جانب مخلوق کو دعوت دی وہ سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کیا گیا۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:) اے اعور! اِن اچھی باتوں کا خیال رکھو۔

(ترمذی، باب ماجاء فی فضل القرآن:2906، اِسنادہ ضعیف)

(**بقیہ**، ص:7 کا)

.....و عافیت کے ساتھ اُس میں داخل ہوں، فرشتے اُن کو سلام کریں گے اور اُن کے پروردگار کا سلام پہنچائیں گے۔ (تفسیر عثمانی، ص:690)

سلامتی والا دِل اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا، نہ اولاد، ہاں جو شخص اللہ کے پاس سلامتی والا دِل لے کر آئے گا (اُس کو نجات ملے گی)۔ (سورۃ الشعراء، آیت: 88-89)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

سکون و اِطمینان کی پانچ چیزیں

قرآن کریم میں چند مقامات پر سکون اور اطمینان کی اِن درج ذیل چیزوں کا ذکر کیا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ واقعۃً یہ پانچوں چیزیں بندہ کے جسم اور روح کے سکون کا بلکہ زندگی کے سکون کا بہت بڑا اہم ذریعہ ہے۔ جنہیں نصیب ہے انہیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور جنہیں ان میں سے کسی چیز کی کمی ہے اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع کرنا چاہیے۔

1 دُعا — باعثِ سکون اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِہِمْ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمْ وَتُزَکِّیْہِمْ بِہَا وَصَلِّ عَلَیْہِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمْ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (سورۃ التوبۃ، آیت:103)

ترجمہ: (اے پیغمبر! ﷺ) ان لوگوں کے اموال میں سے صدقہ وصول کرلو جس کے ذریعہ تم انہیں پاک کردو گے اور ان کے لیے باعثِ برکت بنو گے، اور ان کے لیے دعا کرو، یقیناً تمہاری دعا ان کے لیے سراپا تسکین ہے اور اللہ رب العزت ہر بات سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

2 بیوی — باعثِ سکون اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ہُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّجَعَلَ مِنْہَا زَوْجَہَا لِیَسْکُنَ اِلَیْہَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰہَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِہٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ رَبَّہُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ (سورۃ الاعراف، آیت:189)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی بنائی تاکہ وہ اس کے پاس آکر سکون حاصل کرے۔ پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا تو عورت نے حمل کا ایک ہلکا سا بوجھ اُٹھالیا، جسے لے کر وہ چلتی پھرتی رہی۔ پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں (میاں بیوی) نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ ”اگر آپ نے ہمیں تندرست اولاد دِی تو ہم ضرور بالضرور آپ کا شکر ادا کریں گے

3 رات — باعثِ سکون اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا (سورۃ الانعام، آیت:96)

ترجمہ: وہی ہے جس کے حکم سے صبح کو پُو پھٹتی ہے اور اسی نے رات کو سکون کا وقت بنایا ہے۔

4 گھر — باعثِ سکون و تسلی **وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمْ سَکَنًا** (سورۃ النحل، آیت:80)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو سکون کی جگہ بنایا ہے۔

5 ذِکر اللہ — باعثِ سکون و اِطمینانِ قلبی اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: **اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُہُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ ؕ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔** (سورۃ الرعد، آیت:28)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور جن کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں یاد رکھو! صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مفہوم حدیث: ترجمہ، تہجد پڑھنے والوں کا شمار کثرت سے ذکر کرنے والوں میں ہوتا ہے۔ (ابوداود:1309، اسنادہ صحیح)

ہم ماہِ رمضان کا استقبال کیسے کریں؟

مولنا محمد نوید جاوید حفظہ اللہ

علماء کرام نے رمضان المبارک کے استقبال وتیاری کے لیے بہت سی اہم ہدایات وتجاویز بیان فرمائی ہیں، جن کا خلاصہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

فرائض وواجبات کی ادائیگی، توبہ واستغفار

آمد رمضان سے پہلے فرائض وواجبات کی ادائیگی کا اہتمام کیجیے، اگر ذمہ میں قضا نمازیں یا روزے ہوں تو ادائیگی کی ترتیب بنائیے، سابقہ زندگی کی تمام لغزشوں پر سچی توبہ کیجیے، دل کو گناہوں اور برے خیالات سے پاک کیجیے۔ تاکہ ہم گناہوں سے پاک ہوکر رمضان المبارک کا استقبال کرسکیں۔

مسائلِ رمضان سیکھیے اور سکھائیے! روزہ، تراویح، صدقۃ الفطر، زکوٰۃ، اعتکاف اور دیگر احکامات ابھی سے سیکھیے اور سکھائیے۔

اپنے آپ کو تقویٰ کا پابند بنائیے اپنے آپ کو ابھی سے تقویٰ کا پابند بنائیے، کیوں کہ رمضان المبارک تقویٰ کی عملی تربیت گاہ کا مہینہ ہے اور اللہ ربّ العزت نے رمضان المبارک میں روزوں کی فرضیت کا اہم مقصد تقویٰ وپرہیز گاری کا حصول بتایا ہے۔

صلہ رحمی میں جلدی کیجیے قطع رحمی کی وجہ سے دعائیں قبول نہیں ہوتیں، لہٰذا رمضان آنے سے پہلے اس سنگین گناہ سے توبہ اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کیجیے، رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے: اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ رشتہ ناطے توڑنے کا معاملہ کیا جائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔ (مسند احمد، رقم الحدیث: 15618، حسن لغیرہ)

دل صاف کیجیے دل میں نفرت اور کینہ رکھنے والے کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ مغفرت نہیں فرماتے، لہٰذا رمضان آنے سے پہلے سب کو دل سے معاف کردیجیے کسی کا کینہ اپنے دل میں نہ رکھیے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: دل کے صاف ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا وہ متقی اور صاف ستھرا دل جس میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت، نہ ہی اس میں کسی کا کینہ ہو اور نہ کسی کے بارے میں حسد۔ (ابن ماجہ: 4216، اسنادہ صحیح)

روزوں کی قضاء گزشتہ سالوں کے روزے اگر کسی شرعی عذر سے رہ گئے ہوں تو ماہِ رمضان آنے سے پہلے پہلے ان کی قضاء کرلیجیے تاکہ رمضان شروع ہونے سے پہلے گزشتہ رمضان کے روزوں کا حساب بے باق ہوجائے

دعاؤں کا معمول رمضان المبارک دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے، لہٰذا ابھی سے اپنے آپ کو لمبی دعاؤں کا عادی بنائیے، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ رمضان سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے منقول دعاؤں کے الفاظ زبانی یاد کیے جائیں، کیوں کہ مسنون الفاظ پر مشتمل دعاؤں میں تاثیر بھی زیادہ ہوتی اور قبولیت کا امکان بھی۔

صدقہ کرنے کی عادت شعبان کے مہینہ میں روزانہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرنے کی عادت ڈالیے، تاکہ ماہِ رمضان المبارک میں سخاوت کرنا آسان ہوجائے۔

نبی کریم ﷺ جب بھی سوکر اُٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔ (ابوداوٗد: 57، اسنادہ حسن)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ سخی تھے، اور رمضان المبارک میں تو آپ کی سخاوت تیز خوش گوار ہوا سے بھی زیادہ ہو جاتی۔ (صحیح البخاری، باب بدء الوحی، رقم الحدیث:06)

کثرتِ تلاوت کا معمول رمضان المبارک نزولِ قرآن کریم کا مہینہ ہے، خوش قسمت لوگ اس ماہ میں تلاوت کی کثرت کا معمول بناتے ہیں، لہٰذا ابھی سے تلاوتِ قرآن کریم کو زیادہ وقت دینا شروع کیجیے، تاکہ رمضان کے آنے تک ہم کثرت سے تلاوت کرنے کے عادی بن جائیں۔

شب بیداری کی عادت رمضان میں راتوں کی عبادات (تراویح، تہجد وغیرہ) کا دورانیہ، بڑھ جاتا ہے ان عبادات کو احسن انداز میں اور بلا تھکاوٹ سرانجام دینے کے لیے ضروری ہے کہ ابھی سے شب بیداری اور نفلی عبادات کا اہتمام کریں اور ہم اپنے بدن کو عبادات کی کثرت کا عادی بنائیں تاکہ رمضان کی راتوں میں دقت پیش نہ آئے۔

انٹرنیٹ و سوشل میڈیا سے پرہیز رمضان میں اوقات کی قدردانی بڑی اہم ہے، آج کل انٹرنیٹ وسوشل میڈیا وقت کے ضیاع کا بڑا سبب بن رہے ہیں، لہٰذا رمضان سے قبل ہم ان کے استعمال کو ختم یا محدود کرنے کی کوشش کریں۔

ٹی وی سے احتراز ٹی وی پر رمضان نشریات کے نام پر اکثر پروگرام غیر شرعی اور مخلوط ہوتے ہیں، ایک آدھ دینی پروگرام درست بھی ہوں تو انہیں بنیاد بنا کر ٹی وی کے سامنے وقت ضائع کرنا ہوشمندی نہیں، کیوں کہ دینی پروگرامز کے دوران اشتہارات میں موسیقی اور نامحرم عورتیں رمضان کی روحانیت ختم کرنے کے لیے کافی ہیں۔

رمضان سے پہلے پہلے خریداری کر لیجیے

رمضان عبادات کا مہینہ ہے، نا کہ شاپنگ و خریداری کا نیز رمضان میں رش اور مہنگائی کی وجہ سے وقت و پیسے کا ضیاع بھی ہوتا ہے، لہٰذا رمضان کی آمد سے پہلے شعبان میں ہی عید کی خریداری مکمل کر لیں، اور اہلِ خانہ کو بھی یہ بات سمجھا دی جائے۔

رمضان کے لیے کاموں کا بوجھ ہلکا رکھیے گھر میں کوئی تعمیراتی یا رنگ روغن کا کام کروانا ہو، مشین کی مرمت ہو یا گاڑی یا سواری کا کوئی لمبا اور پیچیدہ کام ہو اسی طرح دفاتر و کارخانوں کے محنت طلب پروجیکٹ ہوں تو انہیں رمضان المبارک سے پہلے پہلے نمٹانے کی کوشش کیجیے۔ رمضان المبارک سے پہلے اپنا نظامُ الاوقات مرتب کیجیے، جس میں صبح اُٹھ کر تہجد، ذکر، دعائیں سحری، نمازِ فجر اور تلاوت سے لے افطاری، تراویح و دیگر معمولات تک کے لیے مناسب وقت متعین کیجیے اور نیند و آرام کی بھی بھرپور رعایت رکھی جائے۔

عمرہ کی ترتیب بنائیے رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث:1782)

صاحبِ وسعت لوگ ابھی سے عمرہ کی ترتیب بنائیے اسی طرح مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی میں اعتکاف اور نمازوں کا ثواب دیگر مساجد سے بہت زیادہ ہے، یہ ثواب حاصل کرنے کی ابھی سے کوشش کیجیے۔

لاپرواہ ماں اور مصروف ترین باپ

جناب
محمد عبداللہ
صاحب، لاہور

یتیم وہ نہیں جس کے والدین دنیا سے پردہ کر گئے بلکہ اصلی یتیم وہ ہے جس کی زندہ ماں لاپرواہ اور باپ بے انتہا مصروف ہے، جن کے پاس بچوں کی تربیت کے لیے کوئی وقت نہیں۔ یاد رکھیے! بچے نقّال ہوتے ہیں، ماں باپ کے مثبت یا منفی رویوں کے عکاس ہوتے ہیں ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہے تو باپ سب سے پہلا استاذ ہے، ماں کی آغوش میں بچہ آدابِ زندگی سیکھتا ہے تو باپ کی شخصیت سے صفاتِ زندگی چنتا ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ آج کل بچے کوئی بھی چیز کان سے لگا کر ایسے بات کرتے ہیں جیسے موبائل فون پر بات کر رہے ہوں، کیوں؟ یہ سب والدین کو دیکھ کر کرتے ہیں، ہم اپنی اولاد کو وہ بنا رہے ہیں جو ہم خود کو بنا رہے ہیں۔ اپنی ذات کو دیکھیں کہ ہم ہر وقت اپنی اولاد کی چوکنا نگاہوں میں گھوم رہے ہیں۔

آج کا بچہ جدید ٹیکنالوجی کو بچپن سے دیکھ رہا ہے۔ اس کی نگہداشت پر بھرپور توجہ دیجیے، تعلیمی بھی، اَخلاقی بھی، دینی بھی، دنیاوی بھی، اقتصادی بھی اور معاشی بھی۔

باپ کے نقشِ قدم پر ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، شام ڈھلے وہ گھر کے باہر ٹیلے پر کھڑے صدا لگاتے کہ جسے اچھا کھانا چاہیے وہ میرے گھر کا رُخ کرے، کافی عرصہ بعد دوبارہ گزر ہوا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو چکا تھا، ان کے صاحب زادے قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، سرِ شام انہوں نے بھی ٹیلے پر چڑھ کر ویسی ہی صدا بلند کی کہ جسے اچھا کھانا چاہیے وہ اس گھر آجائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادب، ماذکر فی الشح، رقم:27152، اسنادہ صحیح)

اولاد اپنے والدین سے ہی سیکھتی ہے حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ سبق ان کے والد ہی کا پڑھایا ہوا تھا، لہٰذا رہن سہن، بود و باش اور نشست و برخاست کے حوالہ سے بچوں کی تربیت ضروری ہے اسی طرح مالی اور اقتصادی تعلیم بھی لازمی ہے۔ بچوں کی درست تربیت کر دینا کروڑوں کا مالک بنا دینے سے بہتر ہے عربی کے مشہور شاعر شوقی کا شعر ہے۔

لَیْسَ الْیَتِیْمُ مَنِ انْتَھٰی اَبَوَاہُ مِنْھُمُ الْحَیَاۃُ
وَخَلَّفَا ذَلِیْلًا، اِنَّ الْیَتِیْمَ الَّذِیْ تَلَقّٰی لَہٗ اُمًّا
تَخَلَّتْ وَاَبًا مَشْغُوْلًا

ترجمہ: یتیم وہ نہیں جس کے والدین دنیا سے پردہ کر گئے اور اس کو تنہا اور بے سہارا چھوڑ دیا۔ اصلی یتیم وہ ہے جس کی زندہ ماں لاپرواہ اور باپ بے انتہا مصروف ہے۔

اپنے اَخلاق درست کیجیے!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ”جو شخص اپنے اَخلاق اچھے بنائے اس کے لیے جنت کے اعلیٰ حصے میں ایک مکان بنایا جائے گا“۔

(سنن ترمذی، باب ماجاء فی المراء، رقم الحدیث:1993، اسنادہ حسن)

زکوٰۃ کے علاوہ بھی مالی حق ہے

مولانا مفتی
محمد نوید خان صاحب لاہور

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (اللہ تعالیٰ کا) حق ہے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 177 تلاوت فرمائی۔ (سنن ترمذی: باب ماجاء ان فی المال حقا سوی الزکوۃ: 659 اسنادہ ضعیف)

اس حدیث پاک کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ جو بندہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے دے تو اس کے بعد اس کے مال سے متعلق کوئی مزید شرعی مطالبہ باقی نہیں رہا، بلکہ خاص حالات میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد بھی ضرورت مند بندوں کی مدد کرنے کی ذمہ داری مال والوں پر باقی رہتی ہے۔ جیسے اس کے پڑوس میں فاقہ ہو یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار سخت محتاج ہو یا کوئی مصیبت زدہ مسافر آپ کے پاس پہنچے جس کی امداد کی فوری ضرورت ہو تو ایسے موقعوں پر مذکورہ ضرورت مندوں کی امداد و تعاون کرنا اس پر واجب ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 177 میں یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائلوں وغیرہ کی مالی مدد کا ذکر ہے اور زکوۃ کا ذکر اس کے بعد الگ سے بیان ہوا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تعاون زکوٰۃ دینے کے علاوہ ہے۔

ہر حال میں بھلائی پہنچایئے!

ایک اور روایت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر کسی آدمی کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ فرمایا کہ اپنے دست و بازو سے محنت کرے اور کمائے پھر اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ یہ نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟ فرمایا: کسی پریشان حال محتاج کا کوئی کام کر کے اس کی مدد ہی کر دے (یعنی یہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے) عرض کیا گیا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟ فرمایا: تو اپنی زبان ہی سے لوگوں کو بھلائی اور نیکی کے لئے کہے۔ لوگوں نے عرض کیا اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ: (کم از کم) اپنے شر سے لوگوں کو بچائے (یعنی اس کا اہتمام کرے کہ اس سے کسی کو تکلیف اور ایذا نہ پہنچے) یہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری: باب کل معروف صدقۃ، رقم الحدیث: 6022)

غریب کو بھی صدقہ کرنا چاہیے

معلوم ہوا کہ جن لوگوں پر دولت نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ فرض نہیں ان کو بھی صدقہ کرنا چاہئے، اگر بالکل روپے نہ ہوں تو کما کر اپنا پیٹ کاٹ کر صدقہ کی سعادت حاصل کرنی چاہئے، اگر کوئی اس قدر مجبور ہو کہ یہ بھی نہ کر سکے تو کسی پریشان حال کی خدمت ہی کر دے۔ ہاتھ پاؤں سے خدمت نہ کر سکے تو زبان ہی سے خدمت کرے۔ بہر حال کسی نہ کسی صورت میں صدقہ ضرور کرے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بندے کو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے کہ اے آدم کے بیٹے! تو (میرے ضرورت مندوں پر) اپنی (حلال) کمائی خرچ کر، میں اپنے خزانہ سے تجھ کو دیتا رہوں گا۔

(صحیح بخاری: باب فضل الصدقۃ علی الاھل، رقم الحدیث: 5352)

خوفِ خدا کے درجات

از افادات:
حضرت مولانا پیر
ذوالفقار احمد
نقشبندی دامت برکاتہم

خدا خوفی بھی اللہ ربّ العزت کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خدا خوفی کے تین درجات ہیں:

1 عوام الناس کا خوف سب سے ادنیٰ درجہ عوام الناس کا خوف ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر انسان گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو تو اس کو پتہ ہوتا ہے کہ میں نے من مرضی کر کے اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑا ہے، جب میں اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچوں گا تو مجھے اس کی سزا ملے گی۔ جیسے کوئی بچہ برتن توڑ دے تو اسے یہ خوف دامن گیر رہتا ہے کہ اب امی میری پٹائی کرے گی۔ یہ عوام الناس کا خوف ہے۔

2 صالحین کا خوف دوسرا خوف اس سے بلند درجے کا ہے، اسے کہتے ہیں "صالحین کا خوف"۔ صالحین کا خوف یہ ہے کہ انسان اپنی طرف سے تو نیکی کرے اور گناہوں سے بچے مگر پھر بھی اس کے دل میں یہ خوف رہے کہ پتہ نہیں میرے یہ اعمال اللہ ربّ العزت کے ہاں قبول بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری یہ عبادات اس قابل کہاں کہ پروردگار کی شان کے مطابق ہو سکیں۔ وہ اس بات سے ڈر رہے ہوتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ ہماری عبادات کو ہمارے منہ پر ہی نہ مار دیا جائے۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کا خوف ہے کہ انسان نے نیکیاں بھی کیں مگر قبولیت کے بارے میں دل کانپ بھی رہا ہوتا ہے کہ ؎

میری قسمت سے الٰہی! پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لیے

3 عارفین کا خوف تیسرے درجہ کا خوف "عارفین کا خوف" ہے۔ یہ ان لوگوں کا خوف ہے جن کے دل معرفتِ الٰہی سے بھرے ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی سو فیصد شریعت وسنت کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر ان کے دل پھر بھی ڈر رہے ہوتے ہیں، کانپ رہے ہوتے ہیں، وہ اس لیے ڈر رہے ہوتے ہیں کہ جو باطنی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائیں ہیں معلوم نہیں کہ ہم ان کو موت تک بحفاظت پہنچا پائیں گے یا نہیں۔ معلوم نہیں کہ ہمارا انجام کس حال میں ہوگا۔ یہی وہ خوف ہے جو اللہ والوں کو تڑپا رہا ہوتا ہے وہ ڈر رہے ہوتے ہیں کہ گو ظاہر میں ہمیں اعمال کی توفیق حاصل ہے، نمازیں بھی پڑھتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں، تسبیحات بھی کرتے ہیں اور دین کے کاموں میں بھی لگے ہوتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے بارے میں کیا اِرادہ ہے۔ ساری زندگی بھی سجدہ میں پڑے رہیں تب بھی ہماری عبادت اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ بس یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو ہماری ٹوٹی پھوٹی عبادتوں کو قبول فرما لیتے ہیں۔ (خطبات فقیر 105/4)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ
(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ)

اِن دعاؤں کو کثرت سے مانگا کیجیے!

مدیر ماہنامہ علم و عمل لاہور

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

1 اَللّٰھُمَّ فَقِّھْنِیْ فِی الدِّیْنِ (ماخوذ صحیح البخاری، رقم:143)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! مجھے دین کی سمجھ عطا فرمائیں آمین

2 اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم الحدیث:936، اسنادہ صحیح)

اے اللہ تعالیٰ! میرے حساب کو آسان فرما دیجیے، آمین

3 یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

(التوحید لابن مندہ، رقم الحدیث:118، اسنادہ صحیح لغیرہ)

ترجمہ: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھیے۔ آمین

4 یَامُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ اِلٰی طَاعَتِکَ

(مسند البزار، رقم الحدیث:2460، حسن لغیرہ)

ترجمہ: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دیجیے۔ آمین

5 اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث:1985، اسنادہ ضعیف)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میرے دل میں ہدایت ڈال دیجیے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے بچائیے۔ آمین

6 اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی التشدید عند الموت 2/299، اسنادہ حسن)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! موت کی سختیوں اور اس سے طاری ہونیوالی بے ہوشیوں میں میری مدد فرمائیے۔ آمین

7 اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی، رقم الحدیث:3513، اسنادہ حسن صحیح)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! آپ معاف فرمانے والے، کرم فرمانے والے اور معاف فرمانے کو پسند فرمانے والے ہیں، میرے گناہ معاف فرما دیجیے۔ آمین

8 اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (ابن ماجہ، باب دعاء رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث:3832، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! بے شک میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور (لوگوں سے) بے پرواہی مانگتا ہوں۔ آمین

9 اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا (ابن ماجہ، باب مایقال بعد التسلیم، رقم الحدیث:925، حسن لغیرہ)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

10 اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث:3611، اسنادہ حسن)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ مجھ پر میرے بڑھاپے اور میری عمر کے ختم ہونے تک اپنا رزق کشادہ رکھیے۔ آمین

11 اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم الحدیث:1973، اسنادہ صحیح)

سوتے وقت کی دعا: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی۔ (صحیح البخاری، رقم 6314)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میری کفایت کیجیے اپنے حلال کردہ (رزق) کے ساتھ، اپنے حرام کردہ سے (بچا کر) میری کفایت کیجیے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ ہر کسی سے بے پرواہ کر دیجیے۔ آمین

12 اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا وَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 251، حسن لغیرہ)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! جو علم آپ نے عطا فرمایا اس سے نفع بھی دیجیے اور مجھے ایسے علوم سے نواز دیجیے جو میرے لیے نفع مند ہو، میرے علم میں خوب اضافہ فرما دیجیے اور ہر حال میں تمام تعریفیں آپ ہی کے لیے ہیں۔ آمین

13 اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم الحدیث: 1923، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! ہماری زندگیوں کو ایمان کی زینت سے مزین فرمایئے۔ آمین

14 اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّۃَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث: 1886، حسن لغیرہ)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! موت کے وقت ہمیں ایمان کی حجت نصیب فرمایئے۔ آمین

15 اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا دَائِمًا

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: 31001، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! ہم آپ سے دائمی ایمان کا سوال کرتے ہیں۔ آمین

16 اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا لَا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَۃَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَۃِ الْجَنَّۃِ جَنَّۃِ الْخُلْدِ (ماخوذ المستدرک علی الصحیح للحاکم: 5386، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! ہم آپ سے ایسے ایمان کا سوال کرتے ہیں جو اپنی جگہ سے نہ ہٹے، اور ہمیشہ کی رہنے والی نعمتوں اور جنت الخلد میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رفاقت کا سوال کرتے ہیں، آمین

17 اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم الحدیث: 1868، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! ہمیں ایمان کی محبت نصیب فرما۔ آمین

18 اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَیَقِیْنًا

(السنۃ لابی بکر بن الخلال، رقم الحدیث: 1120، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! ہمارے ایمان و یقین کو بڑھا دیجیے۔ آمین

روزانہ صبح یہ پانچ نیتیں کر لی جائیں
(نیک لوگوں میں شامل ہونے کا نسخہ)

اے اللہ تعالیٰ! میں آج کے دن ہر فرض، واجب، سنت پر عمل کرنا چاہتا ہوں، میرے لیے آسان فرمایئے!

اے اللہ تعالیٰ! میں آج کے دن ہر گناہ سے بچنا چاہتا ہوں، میرے لیے آسان فرمایئے!

اے اللہ تعالیٰ! میں آج کے دن ہر ایک سے انصاف رکھنا چاہتا ہوں، میرے لیے آسان فرمایئے!

اے اللہ تعالیٰ! میں آج کے دن ہر جھگڑا ختم کر کے صلح رکھنا چاہتا ہوں، میرے لیے آسان فرمایئے!

اے اللہ تعالیٰ! میں آج کے دن راحتیں، رحمتیں، عافیتیں، خیریتیں اور برکتیں چاہتا ہوں، میرے لیے آسان فرمایئے!

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

توحید کی اہمیت

مولانا زین العابدین

اللہ رب العزت نے انسانیت کی خیر و بھلائی کے لیے جتنے انبیاء ورسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایا ان سب نے اپنی اپنی قوموں کو توحید کی دعوت دی۔

حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ترجمہ: ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی تمہارا معبود نہیں۔

(سورۃ الاعراف، آیت:59)

حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا، ترجمہ: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔

(سورۃ الاعراف، آیت:65)

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا، ترجمہ: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت:73)

حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی انہی الفاظ میں اپنی قوم کو مخاطب فرمایا، ترجمہ: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔

(سورۃ الاعراف، آیت:58)

حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل میں اپنے ساتھیوں کو یوں دعوتِ توحید پیش فرمائی، ترجمہ: اے میرے قید کے ساتھیو! کیا کئی مختلف معبود بہتر ہیں یا اکیلا اللہ تعالیٰ جو سب پر غالب ہے؟ اس کے علاوہ تم جن کی پوجا کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں، جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، حکمرانی صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ تم سب اس کے سوائے کسی اور کی عبادت نہ کرو یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(سورۃ یوسف، آیت:40-39)

چند انبیاء کرام کی دعوت کا ذکر ہم نے بطورِ مثال پیش کیا ہے، ورنہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام اسی دعوت پر متفق تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا اس پر یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اس لیے تم سب میری ہی عبادت کرو۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:25)

ایک جگہ یوں بیان فرمایا، ترجمہ: اور ہم نے ہر اُمت کی طرف ایک رسول اس پیغام کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور غیر اللہ کی عبادت سے بچتے رہو۔ (سورۃ النحل، آیت:36)

توحیدِ الٰہی کی گواہی توحیدِ الٰہی کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے اور اس کے فرشتوں نے دی ہے:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور (اسی طرح) فرشتے اور اہلِ علم بھی گواہی دیتے ہیں۔ وہ عدل پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ (سورۃ آل عمران، آیت:18)

اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی بھر توحید پر قائم رہنے کی توفیق دیں آمین۔

ازافادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت
مولنا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

عقل و شریعت میں کون خیرخواہ

مولانا
محمد عمر فاروق صاحب لاہور

عقل ہماری زیادہ خیرخواہ نہیں ہے بلکہ شریعت ہماری زیادہ خیرخواہ ہے کہ ہر چیز کا ایک قانون اور ضابطہ مقرر کر دیا ہے۔ میں اس کا ایک نمونہ اور مثال پیش کرتا ہوں اور ابھی مشاہدہ کروا دیتا ہوں۔

ایک مقدمہ تو یہ ہے کہ ہمیں سوچنا چاہیے کہ دنیا اور آخرت میں کیا نسبت ہے؟ دنیا فانی اور ختم ہونے والی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے، لامتناہی ہے یعنی دنیا بہت محدود ہے اور آخرت لامحدود ہے۔

دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ دنیا کے حصول کے لیے کتنی کوشش کی جاتی ہے اور آخرت کے لیے کتنی کوشش کی جاتی ہے

اب تیسرا مقدمہ جس کا عقل حکم کرتی ہے اور وہ ہے نسبت، جیسے ایک روپیہ اور ایک لاکھ روپے میں کیا نسبت ہے؟ تو جتنی کوشش ایک روپیہ کے حاصل کرنے کے لیے کی جاتی ہے اس سے لاکھ گنا زیادہ کوشش ایک لاکھ روپے کے حاصل کرنے کے لیے کی جائے گی۔

دنیا و آخرت کے حصول میں فرق

اب ان سب مقدمات کا تقاضا ہے اور عقل کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ دنیا و آخرت میں کیا نسبت ہے؟ ایک محدود ہے اور دوسری غیر محدود ہے تو یہی فرق ان کی تحصیل میں ہونا چاہیے۔ یعنی دنیا کے حصول کے لیے محدود کوشش کی جائے اور آخرت کے حصول کے لیے غیر محدود کوشش ہو۔ لیکن ظاہر ہے کہ انسان کی عمر محدود ہے اسی لیے وہ غیر محدود کوشش پر قادر نہیں ہے۔ تب عقل یہ حکم کرے گی کہ عمر کا جتنا وقت ہے وہ تو سب کا سب کوشش میں لگا دیا جائے۔ دنیا کے حصول کا ہر کام چھوڑ دینا چاہیے یہ عقل کا فتویٰ ہے جب کہ شریعت کا فتویٰ یہ نہیں ہے بلکہ کچھ اعمال کو فرض قرار دیا اور باقی آزاد چھوڑ دیا۔ تو سن لیجیے ہم شریعت کی اتباع کرنے والے ہیں آپ شوق سے عقل کی اتباع کرلیں پھر دیکھیں کیا مصیبت ہوتی ہے۔ معلوم ہوگیا کہ ہماری شریعت ہماری زیادہ خیرخواہ ہے۔

اِسی طرح ملکیت ایک اعتباری چیز ہے، عقل کے نزدیک ایسی چیز کا وجود نہیں تو بس کوئی چیز کسی کی ملک نہیں آپ کسی کے کپڑے چھین لیں، سواری چھین لیں عقل کے ہاں تو یہ سب درست ہوگا مگر شریعت اس کو ناجائز کہتی ہے، شریعت اس اعتباری چیز کے وجود کا بھی اعتبار کرتی ہے اور ان افعال کو درست نہیں کہتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ شریعت ہماری زیادہ خیرخواہ ہے اس طرح کی اور بہت ساری مثالیں موجود ہیں جس سے شریعت کی خیرخواہی معلوم ہوتی ہے۔

اگر شریعت سے قطع نظر کرلی جائے تو پھر اس قدر ٹھوکریں لگتیں کہ کہیں پناہ نہ ملتی ملاحدہ (خدا تعالیٰ کے منکر) کو دیکھ لیجیے اب وہ بھی شریعت کے قائل ہو رہے ہیں جو پہلے اپنی عقل کو لے کر شریعت کے احکامات پر اعتراضات کرتے تھے، لیکن زمانہ دراز کے تجربہ کے بعد انہیں بھی اپنے اعتراضوں کا غلط ہونا اور اپنی عقل کا ناکافی ہونا معلوم ہوگیا ہے۔

(از خطبات حکیم الامت، حقوق و فرائض، ص:305)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات

مولانا عبدالرحیم صاحب

عظیم غلام کا عظیم ترین انسان کی عظیم غلامی کا اِنتخاب

عظیم غلامی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ واحد صحابی ہیں جن کا نام قرآن کریم میں آیا ہے، آپ کو بچپن میں اغواء کر کے غلام بنالیا گیا تھا، بِکتے بکاتے حضرت حکیم بن حزام جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے تھے ان کے پاس پہنچے۔ انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بطورِ ہدیہ پیش کردیا، بعدازاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت زید کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا۔اس طرح حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں پہنچ گئے۔

عظیم غلامی کا انتخاب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض جاننے والوں نے جب آپ کو حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں دیکھا تو ان کے والد کو جا کر اطلاع دی، آپ کے والد اور آپ کے چچا مکہ مکرمہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آکر صورتِ حال عرض کی اور درخواست کی کہ زید کو آزاد کر دیجیے اور جس قدر مال و دولت چاہیں، ہم آپ کے حوالے کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر زید آپ دونوں کے ساتھ جانا چاہے تو بغیر پیسوں کے تمہارے ساتھ جانے کی اجازت ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت زید نے بتایا کہ میرے والد اور چچا ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ان کے ساتھ جانا چاہو تو تمہیں اجازت ہے۔ لیکن حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں رہنے کو ترجیح دی۔

تعجب، افسوس اور خوشی یہ بات سن کر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بہت حیران ہوئے، اور افسوس سے کہنے لگے کہ زید! تم آزادی پر غلامی کو ترجیح دیتے ہو؟ اس پر حضرت زید نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دے سکتا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نہایت خوش ہوئے، اور بیت اللہ کے پاس جا کر اعلان کیا کہ زید کو میں نے آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ اس پر لوگ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زید بن محمد کہنے لگے۔ جب باپ اور چچا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اپنے بیٹے کے ساتھ یہ محبت دیکھی تو بہت خوش ہوئے اور اپنے بیٹے کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی خدمت میں چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ (اسد الغابۃ، رقم الترجمۃ:1829)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے بچیے!

مولانا
محمد سرور
بن جمعہ خان

اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن "زکوٰۃ" ہے جو نماز کے بعد سب سے اہم لازمی فریضہ ہے، قرآن وسنت میں اس کی ادائیگی کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ چناں چہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، زکوٰۃ در حقیقت اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہے، جو اس نے مال کی ایک مخصوص مقدار پر چند شرائط کے ساتھ مال دار مسلمانوں پر فرض کیا ہے کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے؟ اور مال کی کتنی مقدار پر زکوٰۃ فرض ہے؟ اور زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے؟ یہ تمام تفصیلات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشادات اور اسلامی فقہ میں موجود ہیں، ہر مسلمان کی یہ شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ زکوٰۃ کے ان مسائل سے کم از کم ضرور باخبر ہو جو اس کی ذات سے وابستہ ہوں اور جب اس پر زکوٰۃ فرض ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں سستی، تاخیر، ٹال مٹول اور حیلہ بازی نہ کرے، بلکہ اسے ایک فرض کی حیثیت سے نہایت جلد مکمل امانت اور دِیانت کے ساتھ زکوٰۃ کے مستحق لوگوں تک پہنچائے۔

بُرے انجام سے بچیے جو لوگ زکوٰۃ فرض ہو جانے کے باوجود ادا نہیں کرتے ان کے بارے میں قرآن وحدیث میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جسے اللہ تعالیٰ نے مال ودولت کی نعمت سے نوازا لیکن اس نے اللہ تعالیٰ کا حق یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو یہی مال اس کے لیے قیامت کے دن وبالِ جان ثابت ہوگا۔ اس دن یہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں ظاہر کیا جائے گا، جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے یہ سانپ اس کی گردن میں ہار کی طرح ڈال دیا جائے گا، پھر اس کی دونوں باچھیں (ہونٹوں کے دونوں کونے) پکڑے گا (اور کاٹے گا) اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں اور میں تیرا خزانہ ہوں۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: 1403)

اس کے علاوہ اور بہت سی احادیث میں زکوٰۃ نہ دینے کی سزاؤں کا ذکر ہے، ان تمام ارشادات کا مقصد یہ ہے کہ ایک انسان غفلت کی نیند سے بے دار ہو جائے اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول اور حیلہ بازی نہ کرے۔

زکوٰۃ ٹیکس نہیں بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ حکومت کا ایک ٹیکس ہے، لہذا جب ٹیکس ادا کر دیا جائے تو گویا زکوٰۃ ادا ہو گئی یہ بہت بڑی غلط فہمی بھی ہے اور جہالت بھی، زکوٰۃ ایک مستقل عبادت ہے، اس کا ٹیکس سے کوئی تعلق نہیں، زکوٰۃ تو غرباء اور مساکین کا حق ہے، جو ان تک پہنچانا ضروری ہوتا ہے، جب کہ ٹیکس کوئی بھی حکومت اپنے اخراجات کو سامنے رکھ کر مخصوص قانون کے مطابق عوام سے وصول کرتی ہے، اس لیے اگر زکوٰۃ واجب ہو تو ٹیکس دینے سے ادا نہیں ہوگی، بلکہ اس کی ادائیگی الگ سے کرنا ضروری ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل 387/3)

الحدیث: ترجمہ، اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے کرتے ہو۔ (مسند احمد، رقم 13874، اسنادہ صحیح)

روزہ سے متعلق مسائل

مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب لاہور

مسئلہ 1 بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر کسی نے اس کو یاد دلایا کہ آپ روزے سے ہیں پھر بھی اسے یاد نہ آیا اور کھاتا پیتا رہا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ البتہ اس صورت میں کفارہ نہ آئے گا صرف قضا لازم ہوگی۔ **پھر** یہ مسئلہ کہ کسی کو روزے میں کھاتے پیتے دیکھ کر روزہ یاد دلانا چاہیئے یا نہیں؟ تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ روزہ دار اس قدر کمزور ہے کہ روزہ یاد دلائیں تو کھانے سے رک تو جائے گا لیکن کمزوری لاحق ہو جائے گی اور پھر روزہ پورا کرنا مشکل ہوگا تو اس کو یاد نہ دلانا بہتر ہے اور اگر روزہ دار ایسا کمزور نہ ہو بلکہ قوی ہو تو یاد دلانا واجب ہے۔

(فتح القدیر:254/2، ردالمحتار:394/2)

مسئلہ 2 کسی قسم کی خوشبو خواہ کتنی ہی تیز ہو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح گرد و غبار، مکھی یا کسی قسم کا دھواں بے اختیار حلق میں اتر جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا گو کہ روزہ یاد ہو۔ البتہ اپنے ارادے سے دھواں پہنچایا تو روزہ ٹوٹ جائے گا مثلاً جلتی سگریٹ اگربتی وغیرہ کے قریب آ کر ان کا دھواں لیتا رہا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (ردالمحتار:395/2 وعامۃ الکتب)

مسئلہ 3 سحری ختم ہونے سے پہلے پان کھا کر منہ اچھی طرح صاف کر لیا مگر صبح ہونے کے بعد بھی پان کی سرخی تھوک میں دکھائی دیتی ہے تو تھوک نگلنے سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔ (معالم التنزیل:139/4)

مسئلہ 4 انجکشن لگوانے (خواہ رگوں میں لگوائے یا گوشت میں) یا ڈرپ لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ طاقت کا انجکشن یا ڈرپ لگوائے اور اس سے مقصد یہ ہو کہ روزہ محسوس نہ ہو اور روزے سے جو کمزوری آتی ہے وہ نہ آئے، تو ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔

مسئلہ 5 خون دینے یا خون لگوانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ہندیہ:200/1، البحرالرائق:476/2)

مسئلہ 6 اگر چہرے کا پسینہ روزہ دار کے منہ میں چلا جائے تو اگر معمولی ہو جیسے ایک دو قطرے تو روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر بہت زیادہ منہ میں جمع ہو جائے پھر اس کو نگل لے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور صرف قضا لازم ہوگی۔ (تاتارخانیہ:369/2)

مسئلہ 7 کسی کام کی وجہ سے بے حد پیاس لگ گئی اور اتنی بے تابی ہوگئی کہ اب جان جانے کا خوف ہے تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے، لیکن اگر خود اس نے قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہوگئی تو گناہ گار ہوگا۔ (فتاویٰ شامی:420/2)

مسئلہ 8 روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کا استعمال کرنا حلق میں اثرات جانے کے شک کی وجہ سے مکروہ ہے۔ اگر حلق میں ٹوتھ پیسٹ جائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لئے روزے کی حالت میں استعمال نہ کرے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کر لے۔ (شامی:216/2)

الحدیث، ترجمہ: تم لوگ اس قدر تواضع اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔ (صحیح مسلم:721)

حسنِ خاتمہ سے کیا مراد ہے؟

مولانا ابوسنان صاحب

الشیخ عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اچھے انجام کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ضرور مسجد میں فوت ہوں، یا جائے نماز پر یا آپ جس وقت فوت ہوں تو قرآن کریم آپ کے ہاتھ میں ہو، یا آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں، تمام مخلوقات میں سے بہترین حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جس وقت وصال ہوا وہ اپنے بستر پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں تھے۔ (مسند احمد، رقم الحدیث: 26348، اِسنادہ حسن)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سب سے قریبی دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صحابہ کرام میں سب سے بہترین تھے وہ اپنے بستر پر فوت ہوئے۔ (اسد الغابۃ، رقم الترجمہ: 3066)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا لقب سیف اللہ تھا وہ بھی اپنے بستر پر فوت ہوئے۔

(اسد الغابۃ، رقم الترجمۃ: 1399)

حُسنِ خاتمہ یہ ہے کہ آپ اس حال میں فوت ہوں کہ شرک سے پاک ہوں۔

حُسنِ خاتمہ یہ ہے کہ آپ اس حال میں فوت ہوں کہ نفاق سے پاک ہوں۔

حُسنِ خاتمہ یہ ہے کہ آپ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ بدعتوں سے پاک ہوں۔

حُسنِ خاتمہ یہ ہے کہ آپ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوں۔

حُسنِ خاتمہ یہ ہے کہ آپ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ مسلمانوں کے خون، مال اور عزت کے بوجھ سے پاک ہوں۔ اور حقوق اللہ وحقوق العباد کو ادا کرنے والے ہوں۔

حُسنِ خاتمہ یہ ہے کہ آپ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ کا دل سلامت ہو، نیت پاک ہو، اور آپ حسنِ اَخلاق پر ہوں، کسی مسلمان کے لیے آپ کے دل میں کوئی بُغض، کینہ، بدگمانی اور نفرت نہ ہو۔

حُسنِ خاتمہ یہ ہے کہ آپ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے والے ہوں۔

دعا برائے حسنِ خاتمہ

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْآخِرَۃِ

(الدعوات الکبیر للبیہقی، رقم الحدیث: 269، اسنادہ حسن)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! تمام کاموں میں ہمارا انجام اچھا کر دیجیے، اور اے اللہ تعالیٰ! ہمیں دنیا کی رُسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا لیجیے۔ آمین ثم آمین۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا ظاہر و باطن درست کر لیتا ہے اور اپنے اقوال واعمال میں اِخلاص پیدا کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے قوی اُمید ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ اچھا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نیک کاموں پر ہمارا خاتمہ فرمائے آمین

الحدیث، ترجمہ: جو شخص کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی: 1941، اسنادہ غریب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

ماہِ صبر اور ثمراتِ صبر

قرآنی اصطلاح میں صبر بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اس کی ایک قسم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں استقامت کا مظاہرہ ہے۔ دوسری قسم گناہوں سے بچنے کے لیے اپنی خواہشات کو دبانا ہے۔ اور تیسری قسم تکلیفوں کو برداشت کرنا ہے۔ درجِ ذیل آیت میں اِن تینوں قسموں کے صبر کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! صبر اختیار کرو، مقابلے کے وقت ثابت قدمی دِکھاؤ، اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے جمے رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔''

(سورۂ آلِ عمران، آیت: 200)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''اور جو شخص اپنے اوپر زور ڈال کر بھی صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُسے صبر واستقلال دے دیتا ہے، اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں خیر نہیں ملی (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)''۔

(صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ: 1469، صحیح مسلم، باب فضل التعفف والصبر: 1053)

صبر کے بجائے آدمی کو اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگنی چاہیے، احادیثِ مبارکہ میں ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے، چناں چہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو یہ دُعا مانگ رہا تھا: ''اے اللہ تعالیٰ! میں آپ سے صبر مانگتا ہوں''۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے منع فرمادیا: ''تم اللہ تعالیٰ سے صبر کی دعا مانگنے کے بجائے عافیت کی دعا مانگو۔

(سنن ترمذی، ابواب الدعوات: 3527، اسنادہ حسن)

البتہ جب صبر کا موقع ہو تو صبر کرنے پر بے شمار فوائد اور ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔

ماہِ رمضان کی خصوصیات بیان فرماتے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔'' (شعب الایمان للبیہقی، الصیام، فضل شہر رمضان: 3336، اِسنادہ ضعیف)

ماہِ رمضان واقعتاً صبر کا مہینہ ہے، کیوں کہ اس میں جائز، پاکیزہ اور حلال چیزوں سے بھی انسان صبح صادق سے غروب آفتاب تک رُکا رہتا ہے، یہ رکنا دراصل صبر اور تقویٰ کی تربیت ہے۔

صبر کے ثمرات وفوائد

1 دوگنا اَجر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ایسے لوگوں کو (جو پہلی آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کے بعد قرآن کریم پر بھی ایمان لائے) اُن کا ثواب دُہرا دیا جائے گا، کیوں کہ اُنھوں نے صبر سے کام لیا۔''

(سورۂ قصص، آیت: 54)

الحدیث، ترجمہ: قل ھو اللہ احد (سورۃ اِخلاص، ثواب میں) تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم، رقم 1886)

2 مغفرت اور بڑا اَجر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ہاں! مگر جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں، وہ ایسے نہیں ہیں (کہ زوالِ نعمت پر ناشکری کرنے لگیں، اور دوبارہ نعمت ملنے پر اِترانے لگیں)، اُن (صبر کرنے والوں) کو مغفرت اور بڑا اجر نصیب ہوگا۔'' (سورۂ ہود، آیت: 11)

3 عطیۂ خداوندی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور (اے پیغمبر!) تم صبر سے کام لو، اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔'' (سورۂ نحل، آیت: 127) مظالم وشدائد (تکالیف، رنج وغم) پر صبر کرنا سہل (آسان) کام نہیں، خدا ہی مدد فرمائے تو ہوسکتا ہے کہ آدمی ظلم سہتا رہے اور اُف نہ کرے۔

(تفسیر عثمانی، ص 372)

4 بہترین انجام

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''کہ تم نے (دُنیا میں) جو صبر سے کام لیا تھا (کہ دینِ حق پر ثابت قدم رہے)، اُس کی بدولت اب تم پر سلامتی ہی سلامتی نازل ہوگی، اور (تمہارے) اصلی وطن میں یہ تمہارا بہترین انجام ہے۔'' (سورۂ رعد، آیت: 24)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے آغاز میں شہداء کی قبور پر تشریف لے جاتے اور فرماتے: سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ''کہ تم نے (دُنیا میں) جو صبر سے کام لیا تھا، اُس کی بدولت اب تم پر سلامتی ہی سلامتی نازل ہوگی، اور (تمہارے) اصلی وطن میں تمہارا بہترین انجام ہے''۔ یہی طرز عمل حضرت ابوبکر، حضرت عمر وحضرت عثمان رضی اللہ عنہم کا رہا۔

(تفسیر ابن کثیر 453/4)

5 بے حساب ثواب

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں، اُن کا ثواب اُنہیں بے حساب دیا جائے گا۔''

(سورہ زمر، آیت: 10)

6 بہترین اَجر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور جن لوگوں نے صبر سے کام لیا ہوگا (دین کے احکام پر ثابت قدم رہ کر اور مشکلات کو سہہ کر)، ہم اُنہیں اُن کے بہترین کاموں کے مطابق اُن کا اجر ضرور عطا کریں گے۔'' (سورہ نحل، آیت: 96)

7 اللہ تعالیٰ کی مدد ساتھ ہونا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور صبر سے کام لو، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

(سورۂ انفال، آیت: 46)

8 جنت اور اُس کے انعامات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اُنہوں نے جو صبر سے کام لیا تھا (تمام تر مشکلات کے باوجود دینِ اسلام پر قائم رہے، نیک کام کرتے رہے اور گناہوں سے بچتے رہے)، اُس کے بدلے میں اُنہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا۔'' (سورۂ دہر، آیت: 12)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک میں ثابت قدم رہتے ہوئے تمام تر نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اُن (صبر کرنے والوں) کو مغفرت اور بڑا اَجر نصیب ہوگا۔ (سورۃ ہود، آیت: 11)

فحش گوئی اور اُس کے نقصانات

از افادات: حضرت مولانا اسلم شیخوپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت امام ابو حاتم بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک قول ہے جس کا اصل لطف عربی میں آئے گا اس لیے باذوق قارئین اور قاریات کے لیے اصل الفاظ نقل کر رہا ہوں، فرماتے ہیں: وَمَنْ اُصِیبَ فِی عَقْلِهٖ کَانَ اَکْثَرُ قَوْلِہٖ عَلَیْهِ لَا لَهٗ، وَلَا دَوَاءَ لِمَنْ لَا حَیَاءَ لَهٗ، وَلَا حَیَاءَ لِمَنْ لَا وَفَاءَ لَهٗ، وَلَا وَفَاءَ لِمَنْ لَا اَخَاءَ لَهٗ مَنْ قَلَّ حَیَاؤُهٗ صَنَعَ مَاشَاءَ وَقَالَ مَا اَحَبَّ

ترجمہ: جس کی عقل متاثر ہو جائے اس کی گفتگو اسے عام طور پر نقصان ہی دیتی ہے، فائدہ نہیں دیتی جس کے اندر حیاء نہ ہو اس کا کوئی علاج نہیں، جس میں وفا نہ ہو اس میں حیاء نہیں ہوتی، جس میں اخوت نہ ہو اس میں وفا نہیں ہوتی، جس میں حیاء کم ہو وہ جو چاہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے بولتا ہے۔

فحش گوئی کرنے والوں سے دور رہیے!

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ گالی گلوچ اور فحش گوئی مذموم ہے، خباثت اور کمینگی اس کا منبع اور مصدر ہے، اذیت پسندی اور عادت کا وہ بگاڑ اس کا سبب بنتا ہے جو فساق وفجار اور اہلِ خباثت کی صحبت اور میل ملاپ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کیوں کہ بدگمانی اور گالی گلوچ ان کی عادت ہوتی ہے جو شخص ان کی صحبت میں بیٹھے گا وہ بھی ان کے رنگ میں رنگ جائے گا۔

جن لوگوں کو گالی گلوچ کی عادت پڑ جاتی ہے وہ صرف انسانوں ہی کو نہیں بلکہ حیوانوں اور بے جان چیزوں کو بھی گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بارش، ہوا، موسم ارض وسما اور زمانے کو بھی گالیاں دینے سے باز نہیں آتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی موجودگی میں ایک صاحب نے لعنت کی صورت میں ہوا کو برا کہا آپ نے فرمایا "ہوا کو لعن طعن نہ کرو کیوں کہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے۔ جو شخص کسی ایک چیز پر لعنت کرے جو لعنت کی اہل نہ تو خود اسی پر لعنت لوٹ آتی ہے۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی اللعنۃ، رقم الحدیث: 1478، اسنادہ حسن)

فحش گوئی کے نقصانات

1. فحش گوئی ضعفِ ایمان اور قلتِ دین کی دلیل ہے، جس کے اندر ایمان مضبوط ہوگا اس کی زبان ہر قسم کی فحش گوئی سے پاک ہوگی۔
2. بدزبانی اور گالی گلوچ کی عادت فطرت کی خباثت اور کمینگی کی علامت ہے۔
3. فحش گوئی کرنے والا اغیار اور احباب سب ہی کی اذیت کا سبب بنتا ہے۔
4. فحش گوئی کرنے والا اپنے اہل وعیال بلکہ پورے معاشرہ میں فحش گوئی کو پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی فحش گوئی سے ہماری حفاظت فرمائیں آمین ثم آمین

قطع رحمی کے بُرے اثرات

از افادات:
مولانا ابوالحسن ندوی
رحمہ اللہ تعالیٰ

اس وقت مسلمانوں میں زوال کی جو کھلی ہوئی علامتیں اور بے برکتی، نحوست، رسوائی، بدنامی وجگ ہنسائی کے جو قومی اَسباب پائے جاتے ہیں ان میں تعلقات کی کشیدگی، قطع رحمی، اور اس سے آگے بڑھ کر ناچاقی، عداوت ایک دوسرے کی عزت کے درپے ہونا، اس کو خاک میں ملانے کی کوشش کرنا اور اس کے نتیجہ میں مقدمہ بازی، مال ووقت کی بربادی اور نہ ختم ہونے والی پریشانیاں ہیں۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں خاندان ہیں جن میں زمین وجائیداد کے سلسلہ میں اور کبھی بعض افسوسناک واقعات کے نتیجہ میں سخت درجہ کی ناچاقی وکشیدگی دیکھنے میں آتی ہے، خاندان دو حصوں میں بٹ جاتا ہے ملنا جلنا، سلام وکلام بھی ختم ہوجاتا ہے۔

خدا کے لیے رشتے جوڑیئے! بعض اوقات صرف غمی کے موقع پر برسوں کے بچھڑے ہوئے ملتے ہیں، اور بعض اوقات اس کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ سالہا سال تک اور نسل درنسل اس کا سلسلہ جاری رہتا ہے، اور دل ودماغ کی بہترین صلاحیتیں اور توانائیاں دوسروں (اور وہ غیر نہیں بلکہ خونی رشتہ کے بھائیوں) کو نیچا دکھانے اور ان کے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے میں خرچ ہوتی ہے۔ کسی بھائی کی پریشانی اور ناکامی پر ایسے خوشی منائی جاتی ہے جیسے پہلے دور میں کسی قلعہ کی فتح اور کسی نئی سلطنت کے حصول پر منائی جاتی تھی۔

دین دار ہونے کا ثبوت دیجیے جو لوگ اس پستی سے کچھ بلند ہیں اور اتنے گئے گزرے نہیں اور ان کو کچھ دینی تعلیم یا نیک صحبت حاصل ہے اور وہ اچھے دیندار نظر آتے ہیں، وہ بھی صلہ رحمی کے مفہوم سے ناآشنا، اس کے فضائل سے بے خبر، قرآن کریم اور احادیث میں اس کا جو درجہ ہے اس سے یکسر غافل اور دولت بے بہا اور اس سنتِ جلیلہ (صلہ رحمی) سے جو آنخضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نہایت محبوب اور عزیز تھی اور جس کا رنگ سیرتِ نبوی میں بہت نمایاں اور غالب ہے بالکل محروم ہیں۔

گھروں کو جنت بنالیجیے! بزرگوں کی دوستی کا نباہ، پرانے تعلقات کی پاسداری، والدین کے دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کو والدین ہی کی طرح محبت وخدمت دینا، چھوٹوں کے ساتھ اُلفت، بڑوں کا ادب تو بہت دور کی باتیں ہیں۔ ضابطہ کا تعلق اور قانونی فرائض بھی ادا نہیں ہوتے۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ خاندان اور محلے اور پھر گھر جنت کے بجائے جہنم کا نمونہ اور دارالامن و دارالسلام ہونے کے بجائے دارالحرب بنے ہوئے ہیں۔

زندگی کا لطف اور اجتماعی زندگی بلکہ اسلامی زندگی کی بھی کوئی برکت نظر نہیں آتی۔

(خطبات علی میاں رحمہ اللہ تعالیٰ 149/4)

آخرت میں اپنے کردار کا تحفظ بھی ہم نے ابھی کرنا ہے

ماہنامہ علم و عمل لاہور — مدیر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

خواتین کے لیے عزت اور کردار کا تحفظ کتنی بڑی چیز اور بہت بڑی بات اور کتنا بڑا کام ہے۔ اِسی طرح آخرت میں عزت ہو اور ذلت نہ ہو اور کسی قسم کی پکڑ نہ ہو یہ سب سے اہم چیز ہے۔ یہ کتنی بڑی بے وقوفی ہے کہ دنیا میں چار دیواری میں رہ کر عزت تو بچالی، (چلیں یہ تو پھر اچھی بات ہے۔) لیکن آخرت میں سب کے سامنے اگر ذلیل ہو گئے تو یہ کون سی سمجھ داری ہے؟ کہ دنیا میں صرف عزت بچالی اور کردار کا تحفظ کرلیا باقی تقویٰ اور نیک اعمال کے حصول کی پرواہ نہ کی تو یہ ہمارے لیے بہت نقصان کی بات ہوگی۔ دُنیا عارضی ہے، اس میں عزت و ذلت بھی عارضی ہے اصل عزت یہ ہے کہ بندہ جنت والے کام کر کے جنت میں چلا جائے اور اصل ذلت یہ ہے کہ بندہ گناہ کر کے جہنم میں چلا جائے۔ معلوم ہوا کہ اصل عزت و ذلت کا مدار خالی جسمانی تحفظ پر نہیں بلکہ رُوحانی تحفظ پر بھی مدار ہے۔

پہلا واقعہ ایک بادشاہ نے اپنے ملازم کو پھلوں کے باغ میں ٹوکرا دے کر بھیجا کہ عمدہ سے عمدہ پھل اس میں جمع کرلاؤ، لیکن ایک شرط یہ ہے کہ باغ کی جس جگہ سے گزر جاؤ وہاں سے دوبارہ نہیں گزرنا۔ چناں چہ وہ ٹوکرا لے کر جب باغ میں داخل ہوا، بڑے عمدہ پھل سامنے نظر آئے، سوچا کہ اس سے آگے جاؤں گا تو اس سے بھی مزید عمدہ پھل مل سکتے ہیں، لیکن جونہی وہ آگے جاتا گیا چھوٹے بڑے مکس پھل، اور خراب پھل نظر آتے رہے، حتی کہ باغ کے آخر تک چلا گیا اور پھل ختم ہو گئے، واپس آ نہیں سکتا تھا سوائے ندامت اور رونے کے کچھ باقی نہ رہا۔ اسی طرح دنیا کی زندگی ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے یہ شرط نہیں لگائی کہ واپس نہیں آنا۔ جتنے بھی گناہ کرلئے ہوں توبہ کر کے نیک اعمال اور تقویٰ کی طرف واپس آنا عقل مندی ہے۔ وہ پھل والا تو واپس نہیں آسکتا تھا، چوں کہ وہ دُنیا کے بادشاہ کا ملازم تھا۔ اور یہ رب العالمین کا بندہ ہے، یہاں بادشاہوں کے بادشاہ رب العالمین نے کوئی پابندی نہیں لگائی، جتنے بھی گناہ ہو گئے ہوں مایوس نہ ہوں بلکہ توبہ و اِستغفار کر کے نیکی پر قائم ہو جایئے۔

دوسرا واقعہ کسی اللہ والے کی بیوی نے طلاق مانگی، ایک رشتہ دار آیا کہ حضرت کیا مسئلہ ہوا ہے؟ فرمایا کہ میری بیوی ہے میں اِس کی غیبت نہیں کرنا چاہتا، کچھ عرصہ بعد کسی وجہ سے اس عورت کو طلاق ہوگئی، تو وہی رشتہ دار معلومات کے لیے آیا، فرمایا کہ جب بیوی تھی تو میں نے اُس کی غیبت نہ کی، اب تو وہ اجنبیہ (غیر) ہے تو میں غیبت کیوں کروں؟ یہ ہوتا ہے تقویٰ اور یہ ہے رُوحانیت کے کردار کا تحفظ۔

جنت کی قیمت دُنیا میں انسان داغی پھل نہیں لیتا تو آخرت میں بھی یوں کہا جائے گا کہ دکھلاوے کہ داغ والے اعمال کیوں لائے ہو؟ اِس لیے اِخلاص کے ساتھ نیک کام کرنے اور گناہوں سے بچنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بلیک میل کرنا بدترین گناہ ہے

مولانا منیر احمد علوی صاحب

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کا عیب دیکھے، پھر اس کو چھپائے تو وہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ درگور شدہ لڑکی کو زندہ کیا۔

(مسند احمد، رقم الحدیث:17331، اِسنادہ حسن)

اوّل تو کسی کا عیب دیکھنے کی اجازت ہی نہیں، بلکہ خامی اپنے اندر اور خوبی دوسروں کے اندر تلاش کی جائے۔عربی کا شاعر کہتا ہے ؎

مَنْ ذَا الَّذِیْ مَاسَاءَ قَطُّ

وَمَنْ لَہُ الْحُسْنیٰ فَقَطْ

ترجمہ: کون ہے جس سے کبھی کوئی قصور نہ ہوا ہو؟ اور کون ہے جس کے پلڑے میں صرف نیکی ہو؟

اس لیے معلّمِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ انسان کی خرابیوں کو نظر انداز کر کے اس کی خوبیوں کو نگاہ میں رکھا جائے۔

شریفوں کا شیوہ جو شخص کسی کے ایسے عیب اور برائی پر مطلع ہو گیا جس کو وہ راز میں ہی رکھنا چاہتا تھا، پھر اس کی پردہ داری اور عیب پوشی کی، اس کو بلیک میل نہیں کیا، جیسا کہ شریروں کا طریقہ ہے تو گویا اس نے زندہ درگور بچی کو زندہ کیا، اور شریفوں کا شیوہ کسی کے عیب پر مطلع ہو کر اس کی عزت وآبرو کی حفاظت کرنا ہی ہے۔ یاد رکھیے! شریعتِ مطہرہ میں کسی کو بلیک میل کرنا بدترین جرم اور حرام ہے۔ ہاں زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتے ہیں کہ کسی کے عیب پر مطلع ہو کر اگر خود اسی کو اِصلاح کی نیت سے یا جس کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اسے نقصان سے بچانے کی نیت سے تنہائی میں بلا کر مطلع کیا جائے، تو اس کی نہ صرف یہ کہ اجازت ہے بلکہ ضروری ہے لیکن اس کو لوگوں کے سامنے رسوا کرنا یا بلیک میل کرنا حرام ہے۔حدیث پاک میں ہے کہ ”لوگوں کی آبروریزی کرنے والا قیامت میں اپنا چہرہ تانبے کے ناخنوں سے نوچے گا۔

(سنن ابی داوٗد، باب فی الغیبۃ، رقم الحدیث:4878 اسنادہ صحیح)

خود کو کیسے چھپائیں گے روزِ محشر میں
عیب دوسروں کا جو چھپا نہیں سکتے

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ شبِ معراج میں میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے، اور وہ اُن سے اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا: جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا، ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے، اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔(ابوداوٗد، باب فی الغیبۃ، رقم الحدیث:4878، اسنادہ صحیح)

اعلیٰ ظرفی اور عظیم خوبی اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی بھی انسان کی اعلیٰ ظرفی وعظیم خوبی کی بات یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست بلکہ دشمن کے عیب پر بھی مطلع ہو کر اس کی پردہ داری کرے، خواہ مخواہ اسے بھی رسوا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔کسی نے کیا خوب کہا ہے اعلیٰ ظرف وہی ہے جو قطعِ تعلق کے باوجود برائیوں پر ڈالے پردہ، خوبیوں کا باقی رکھے وجود۔

الحدیث: ترجمہ، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی انسان کی نقل اُتاروں۔(ابوداوٗد، رقم الحدیث 4875، اسنادہ صحیح)

سب سے پہلا اور آخری فتنہ

مولانا
محمد انور شفیع صاحب

ہر فتنے کا آغاز اور بنیاد رائے کو شریعت پر اور خواہش کو عقل پر مقدم کرنا ہے۔ پہلی قسم کو ہم شبہات کا اور دوسری قسم کو شہوات کا فتنہ کہہ سکتے ہیں۔

فتنوں کا علاج شبہات کے فتنے کا علاج یقین اور فتنۂ شہوات کا علاج صبر سے کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے باری تعالیٰ نے دین کی امامت کی بنیاد صبر اور یقین پر رکھی ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ترجمہ: اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے، جب وہ صبر کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ (سورۃ السجدۃ، آیت:24)

اِس آیت سے ثابت ہوا کہ صبر اور یقین ہی سے اِمامت فی الدین کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے ''اور جان لو کہ بے شک تمہارے اموال و اولاد فتنہ (بڑی آزمائش) ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا ثواب ہے''۔ (سورۃ انفال، آیت:28)

ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور ہم تم لوگوں کو سختی و آسودگی میں فتنہ (آزمائش) کے طور پر مبتلا کرتے ہیں اور تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آؤ گے۔

(سورۃ الانبیاء، آیت:35)

انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو مجھے صرف میرے علم کی وجہ سے دی گئی ہے، بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ بے عمل ہیں۔ (سورۃ الزمر، آیت:49)

فرماں بردار و نافرماں میں فرق اَموال واَولاد، سختی اور آسودگی، مصیبت یہ سب چیزیں اور کیفیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں، مؤمن بندہ موافق حالات میں شکر اور ناموافق حالات میں صبر کرتا ہے جب کہ نافرمان بندہ مصیبت، بیماری اور آزمائش میں بے صبرا بن جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا عن قریب فتنے ظاہر ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص اس فتنہ کی طرف جھانک کر دیکھے گا وہ اسے اپنی طرف کھینچ لے گا، جس شخص کو کوئی پناہ گاہ ملے اسے اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔ (صحیح البخاری:3601)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا راز دار بھی کہا جاتا ہے) فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سب سے پہلا اور دجال کا ظہور سب سے آخری فتنہ ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:37070، اسنادہ صحیح)

چوں کہ ہمارا دور فتنوں کی کثرت کا ہے اس لیے ہمیں ہر قسم کے فتنوں سے حفاظت کی دعا کا اہتمام کرنا چاہیے، خصوصاً شہوات و شبہات کے فتنہ سے، کیوں کہ ان کی زد براہ راست ایمان پر پڑتی ہے۔

حالاتِ حاضرہ سے متعلق چند اشعار

مولانا
قاری سعید قاسم
لاہور

حدیث پاک میں فتنوں اور قیامت سے متعلق جو پیشین گوئی کی گئی ہے، حالات بتاتے ہیں کہ وہ زمانہ اب آرہا ہے، کیوں کہ منکرات ومعصیات کی کثرت کی وجہ سے اب تو عموماً گناہوں کا احساس تک مٹ گیا، ورنہ؟ ؎

احساس تھا تو لوگ گناہوں سے دور تھے
احساس جو مٹا تو گناہ گار ہوگئے

اور اتنا ہی نہیں، بلکہ اب تو گناہ کو کمال سمجھ کر کیا جاتا ہے، بلکہ آج کل برائی کے غلبہ کی یہ انتہاء ہے کہ برائی ندامت وشرمندگی کا سبب اور عذرخواہی کا باعث بننے کے بجائے وجہ افتخار اور باعثِ اعزاز بن چکی ہے۔

حدیث شریف کی پیشین گوئی کے مطابق آج حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔ کوئی برائی، بدکاری، بدمعاشی اور بداخلاقی باقی نہیں جو پائی نہ جاتی ہو۔

جہنم میں جانے کا جیتے جی پورا پورا انتظام کرلیا ہے، بلکہ بداعمالیوں کی وجہ سے دنیا جہنم کدہ بنی ہوئی ہے۔

بقول فقیہ العصر حضرت مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

خبر حدیثوں میں جس کی آئی، وہی زمانہ اب آگیا ہے
زمیں بھی تیور بدل رہی ہے، فلک بھی آنکھیں دکھا رہا ہے
پرائے مال کو اپنا سمجھیں، حرام کو بھی حلال جانیں
گناہ کریں اور کمال سمجھیں بتاؤ! دنیا میں کیا کر رہا ہے
بھائی کا ہے بھائی رہزن، حقیقی بیٹی ہے ماں کی دشمن
پسر نے چھوڑا پدر کا دامن، بہن کو بھائی ستا رہا ہے
کھڑے ہیں صف میں ہاتھ باندھے سب اپنے اپنے خیال میں ہیں
امام مسجد سے کوئی پوچھے! نماز کس کو پڑھا رہا ہے؟

اگر اب بھی ہم خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہوئے اور گناہوں سے سچی و پکی توبہ نہ کی تو مرنے کے بعد جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا۔ حق تعالیٰ ہمیں شفقت کے ساتھ آگاہ فرمارہے ہیں:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ

(سورۃ البقرۃ، آیت:24)

ترجمہ: اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

اِس جہنم کی آگ میں انسانوں کو زندہ ہی جلایا جائے گا

حکایت حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ ایک شخص بھنا ہوا گوشت کھا رہا ہے، آپ بڑی دیر تک اسے دیکھتی رہیں، پھر رونے لگیں، وہ شخص کہنے لگا: شاید آپ اس میں سے کھانا چاہتی ہیں؟ بولیں: نہیں، میں نے اس کی طرف کسی اور ارادہ سے نہیں دیکھا بلکہ اس نگاہِ عبرت سے دیکھتی ہوں کہ حیوانات تو آگ میں مردہ ہوکر داخل ہوتے ہیں مگر افسوس صد افسوس! گناہ گار انسان تو اس میں زندہ ہی داخل کر دیا جائے گا۔ (از حُسن پرستوں کا انجام، ص:147)

الحدیث، ترجمہ: جو کسی مسلمان کی آبروریزی کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ (صحیح البخاری:1870)

سلام کو عام کیجیے!

مدیر ماہنامہ علم و عمل لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ، قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ. (مسند احمد، رقم الحدیث:22198، اِسنادہ صحیح)

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ وہ شخص ہے سلام کرنے میں پہل کرے

تشریح: عام قاعدہ یہی ہے کہ اعمال میں واجب کا ثواب زیادہ اور سنت کا ثواب کم ہوتا ہے۔لیکن سلام ایک ایسی عبادت ہے کہ جس میں یہ قاعدہ اُلٹا ہے، یعنی سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دیناواجب ہے لیکن ثواب زیادہ سلام میں پہل کرنے میں ہے۔سلام ایک ایسی عبادت ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سلام کو عام کرو اور پھیلاؤ۔(ترمذی، باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام:1854،اِسنادہ حسن صحیح)

جانے انجانے کو سلام حتی کہ ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سی بات اسلام کی بڑی بھلائی (اور ثواب) کی ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ، اور جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے اس کو سلام کرو۔

(صحیح البخاری، باب اطعام الطعام من الاسلام، رقم الحدیث:12)

باہمی محبت بڑھانے کا طریقہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کامل ایمان والے نہ ہو جاؤ اور تم (کامل ایمان والے) نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس کو کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ (وہ بات یہ ہے کہ) آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔(صحیح مسلم، رقم الحدیث:54)

سلام پر نیکیاں ایک بار ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور السلام علیکم کہا، آپ نے جواب دیا، اور فرمایا (ان کو سلام کے یہ الفاظ کہنے پر) دس نیکیاں (ملیں) پھر ایک اور صاحب حاضر ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا، اور فرمایا (یہ الفاظ کہنے پر (بیس نیکیاں (ملیں)۔ پھر ایک اور صاحب حاضر ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا تو آپ نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا، اور فرمایا کہ (یہ الفاظ کہنے پر) تیس نیکیاں ملیں۔

(ابوداؤد، باب کیف السلام، رقم الحدیث:5195، اسنادہ حسن)

لہذا ہمیں بھی کوشش کر کے مکمل سلام کرنا چاہیے، تاکہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں اپنے نامہ اعمال میں جمع کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

◉ اِس جامعہ میں سالانہ تقریب 29 جنوری بروز اتوار صبح 10 بجے تا دوپہر منعقد ہوئی۔جس میں دورۂ حدیث کے اساتذہ کرام نے فراغت حاصل کرنے والے طلباء کو قیمتی نصیحتیں بھی فرمائیں۔

اس تقریب میں دورۂ حدیث کے 17 اور شعبہ حفظ سے پڑھ کر فارغ ہونے والے 33 طلباء کرام کی دستار بندی کی گئی اور طلباء کو سند فراغت دی گئی اور ساتھ جامعہ کی طرف سے اعزازی شیلڈز بھی دی گئیں۔تقریب کے آخر میں اس جامعہ کے شیخ الحدیث اور حضرت مہتمم ومدیر صاحب مدظلہ العالی نے بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھائی اور اختتامی دعا فرمائی۔

◉ اِس سال اِس جامعہ سے شعبہ حفظ کے تقریبا 31 طلباء نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت امتحان دیئے ماشاء اللہ تعالیٰ۔

اور گزشتہ سالوں کی طرح اِس بار بھی وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات کے لیے یہ جامعہ حفاظ طلباء اور شعبہ کتب کے لیے امتحانی سنٹر بنا۔

◉ اِس جامعہ کے شعبہ کتب کے سالانہ امتحان بتاریخ 6 فروری تا 16 فروری بمطابق ۱۴ رجب تا ۲۴ رجب منعقد ہوئے۔

◉ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ دُعاؤں کی صورت میں تعاون کے ساتھ ساتھ اپنے صدقات، زکاۃ اور عطیات وغیرہ کے ذریعہ بھی اِس جامعہ میں زیرِ تعلیم طلباء کی کفالت میں حصہ لیجیے، جو کہ عظیم صدقۂ جاریہ ہوگا اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

فی طالب علم ماہانہ وسالانہ خرچہ

درجہ حفظ کے ایک غیر رہائشی طالب علم کا ماہانہ خرچ =/2000 روپے تقریباً اِس طرح درجہ حفظ کے ایک غیر رہائشی طالب علم کا سالانہ خرچ =/24000 روپے تقریبا۔اور درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ 7500 روپے تقریبا (کھانا 4500 اور دِیگر اخراجات 3000 روپے تقریبا)۔اس طرح درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ 90,000 روپے (کھانا 54000/ = اور دِیگر اخراجات 36000 روپے تقریبا)۔

مخیّر حضرات اپنے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے اِس صدقۂ جاریہ میں حصہ لیجیے۔نیز صدقات، زکات وعطیات اور عشر وغیرہ کے لیے بھی یہ ادارہ ایک اچھا مصرف ہے۔

گزارش ہے کہ حسبِ گنجائش رقم جمع کروا کر دفترِ جامعہ سے رسید حاصل کی جاسکتی ہے۔بصورتِ دیگر رقم بذریعہ منی آرڈر یا رسالہ کی پشت پر دیئے گئے بنک الفلاح کے اکاونٹ میں رقم بھیج کر رسالہ کی پشت پر دیئے گئے فون نمبرز پر کال یا میسج کر کے اطلاع کردی جائے تاکہ آپ کی طرف سے بھیجی گئی صدقہ، زکوٰۃ وخیرات وغیرہ کی رقم کو بروقت صحیح مصرف میں خرچ کیا جاسکے۔

Monthly ILM-O-AMAL Lahore CPL No. 200

اللہ اکبر

ماہِ رمضان سے پہلے رمضان المبارک کی تیاری کرلیجیے!

- تہجد کی عادت
- مصروفیات میں کمی
- انٹرنیٹ سے احتراز
- وقت کے ضیاع سے اجتناب
- عبادات کا اہتمام
- نظام الاوقات
- کاموں کی تنظیم
- تلاوت قرآن
- صدقہ کی عادت
- بچوں کو صدقہ دینے کی عادت
- مسجد میں ٹھہرنے کی عادت
- رمضان سے پہلے پہلے خریداری
- گزشتہ روزوں کی قضا
- نیند کے اوقات میں کمی
- قیلولہ کا اہتمام
- رمضان کے لیے ذہن سازی
- سگریٹ نوشی سے احتراز
- روزوں کے مسائل سے واقفیت
- دُعاؤں کی کثرت
- اخلاقی درستگی
- نیت کی درستگی
- دل کو اللہ تعالیٰ کے لیے فارغ کرنا
- توبہ میں جلدی
- دوسروں کو بھی اِن اُمور کی دعوت

رِسالہ ماہنامہ علم و عمل لاہور کی رقم جمع کرانے کے لئے

"بینک الفلاح" کا اکاؤنٹ نمبر: 5575-5000028650

"البرکہ بینک" کا اکاؤنٹ نمبر: 0322-0102580779016

بنام: Mahnama ilm-o-amal Lahore

ماہنامہ علم و عمل لاہور کے اِجراء اور معلومات کے لئے رابطہ نمبرز:

1. 0302-4143044
2. 0331-4546365

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر:

0322-8405054
0321-4200041
042-35272270

جامعہ عبداللہ بن عمر (رجسٹرڈ) 23 کلومیٹر فیروزپور روڈ، گجومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور۔ پاکستان

53100 پوسٹ کوڈ